بفیضانِ نظر باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ
ماہنامہ
مجلہ
حضرت کرماں والا
جلد: 25
جنوری تا مارچ 2023ء
شمارہ: 08
آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدہ بینا
مُرشد کی یادیں
کتاب شائع ہو چکی ہے
احوال و آثار، فرمودات و خطابات
فخر و نازِ گنجِ کرم، شیخ المشائخ
پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری
رحمۃ اللہ علیہ
باباجی حضرت کرماں والے
شیخِ طریقت ولیِ کامل خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف
حضرت علامہ پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
حضور گنجِ عنایت سرکارؒ

حضرت کرماں والا شریف کی روحانی، تبلیغی، تربیتی سرگرمیوں کا ترجمان جریدہ

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ABC CERTIFIED

ماہنامہ

مجلّہ حضرت کرماں والا

فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنج کرم
پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشینِ گنج کرم، شیخ المشائخ، بابا جی
سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

مخدوم المشائخ پیر سید صمصام علی شاہ بخاری
سید محمد حسان بخاری
پیر سید محمد میرام بخاری

پیر سید شہریار بخاری
سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری طیّبی

ایڈیٹر

ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی

مینجر

محمد زبیر طیّبی 0300 4566517

معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ طیّبی، عرب شریف

محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید طیّبی، کراچی

محترم جناب پیر احسان علی طیّبی، فیصل آباد

محترم جناب صاحبزادہ پیر حافظ محمد عمر نقشبندی

محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور

محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی

محترم جناب محب علی شاہ، آسٹریلیا

محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑا

محترم جناب محمد کامل جوئیہ طیّبی، بہاولنگر

ھدیہ 70 روپے

سالانہ فیس (عام ڈاک) 840 روپے

ڈاک پتہ

مجلّہ "حضرت کرماں والا" جی۔ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ

0321-4471746

info@tayyabi.com

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑا، پاکستان)

تاریخ و تعارف
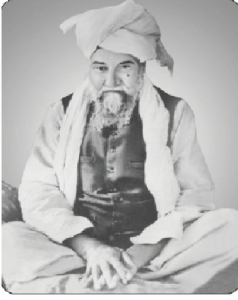
اعلیٰ حضرت پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 1298 ہجری، 1884 عیسوی، بمقام موضع کرموں والا ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: 27 رمضان المبارک 1385 ہجری، 20 جنوری 1966 عیسوی

بمقام آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ اوکاڑا (پاکستان)

نوٹ: آپ کے وصال کے وقت درج ذیل 2 صاحبزادے بقید حیات موجود تھے

آپ کے کل 5 صاحبزادے اور 2 صاحبزادیاں تھیں۔ ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادے 1۔سیّد عثمان علی شاہ بخاری (اوّل) ، 2۔سیّد میر طیب علی شاہ بخاری (اوّل) ، 3۔سیّد غلام جیلانی شاہ بخاری بچپن میں ہی وصال کر گئے تھے۔

بابا جی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین اوّل)

ولادت: 1922 عیسوی بمقام کرموں والا گاؤں ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: 12 جون 1993 عیسوی بمقام حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

بابا جی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 1929 عیسوی بمقام کرموں والا گاؤں ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: 15 جولائی 1978 عیسوی بمقام حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 14 رجب المرجب 1376ھ

وصال: یکم مارچ 1992 عیسوی

(اپنے والد گرامی سے پندرہ ماہ گیارہ دن قبل وصال فرمایا اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں)

پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری

پیر سیّد محمد حسان بخاری

جانشین گنج کرم، شیخ المشائخ، بابا جی

پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 14 جنوری 1971ء

وصال: 14 جنوری 2022ء

پیر سیّد محمد میرام بخاری

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف (موجودہ)

پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

آپ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور بابا جی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ سجادہ نشین اوّل، بابا جی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ خود سجادہ نشین بننے کی بجائے اپنے بھائی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ (سجادہ نشین ثانی) کے حق میں اُنکی دینی مساعی و خدمات کے پیش نظر اپنی رضامندی سے دستبردار ہو گئے۔

شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور باباجی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ سجادہ نشین اوّل، باباجی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جملہ مشائخ بشمول سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف، سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف نے متفقہ طور پر سجادہ نشین دوم مقرر کرتے ہوئے دستار بندی کی۔ آپ نے روحانی سلسلہ عالیہ، دین اور عشق رسول ﷺ کی ترویج و اشاعت کے لیے انتھک محنت فرمائی اور تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد وابستگان کو خلافت و اجازت سے نوازا۔

پیر سیّد شہریار بخاری مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشین)

آپ شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ سالانہ عرس اولیائے حضرت کرماں والے کے موقع پر آپ کو آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سجادہ نشین (سوم) مقرر کیا گیا چنانچہ آپ اپنے اجداد اور والدِ گرامی حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث کے طور پر روحانی سلسلہ، دین اور محبتِ رسول ﷺ کی عظیم تحریک کو مزید آگے بڑھانے کے لیے شب و روز مصروفِ عمل ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سلسلۂ تبلیغ

ایک منظم تبلیغی سلسلہ قائم کیا گیا ہے جس کے تحت جگہ جگہ مراکز محفل میلاد اور مراکز تبلیغ و تربیت قائم ہیں جہاں مبلغین اکٹھے ہو کر تربیت حاصل کرتے ہیں اور تبلیغ کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ **نوٹ**: تبلیغی سلسلہ صرف دینی مقاصد کے لیے ہے اور پیر سیّد شہریار بخاری، سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے تعلیمی منصوبہ جات

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا میں عظیم الشان ”حضرت کرماں والا یونیورسٹی“ قائم کی گئی ہے جس میں مستحق طلباء و طالبات کے لیے مفت تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف اسکولز اور تعلیم قرآن کے مدارس بھی علم کی روشنی پھیلانے کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سلسلۂ تربیت

ہر سال رمضان المبارک میں ”روحانی و تربیتی“ اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں طعام و تربیت کا مکمل انتظام ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا چینلز کے ذریعے بھی تبلیغ و تربیت کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہے جبکہ حضرت کرماں والا شریف کی روحانی، دینی، تبلیغی و فلاحی سرگرمیوں کی ترجمانی کے لیے ماہانہ رسالہ ”مجلہ حضرت کرماں والا“ باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے فلاحی منصوبہ جات

مختلف شہروں میں فری ڈسپنسریز قائم ہیں۔ مستحق، یتیم بچوں اور بے سہارا، بیوہ خواتین کے لیے ماہانہ وظائف جاری کیے جاتے ہیں

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا پیغام

اللہ رب العالمین محض اپنے فضل و رحم سے ہر ایک مرد و عورت مسلمان کا انجام بخیر فرما دیں۔ ذکر الٰہی و شریعت کی پابندی بہر حال ضروری ہے۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔ شریعت کی پاسداری اور درود شریف کی کثرت کرتے رہیں۔ ہر ماہ اپنی تربیت اور دوسروں کو تبلیغ کرنے کے لیے ایک دن وقف کریں۔ ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ محفل میلاد منعقد کریں جس کے لیے اہتمام شرط نہیں بلکہ محبت و خلوص لازمی ہے خواہ پانی کا ایک گلاس ہی میسر آئے۔ والسلام الیٰ یوم القیام

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری

کے فرمودہ خانقاہی نظام کا تسلسل

خدمت خلق

امداد برائے زلزلہ متاثرین ترکیہ، شام

سینکڑوں قیمتی جانیں چلی گئیں، فصلیں تباہ اور مال مویشی ہلاک ہو گئے

روتے بلکتے بچے، تباہ حال عمر رسیدہ بوڑھے اور پریشان لوگ

بے یار و مددگار ہزاروں افراد بھوک پیاسے در بدر ہیں

ہماری طرف سے فی الفور امداد کے منتظر ہیں

متاثرین کی امداد کیلئے مالی تعاون بذریعہ اکاؤنٹ بھیجیں

Account No: 0101979-7 Branch Code: 0103 UBL Sharaqpur Sharif
PK55UNIL0112010301019797
Contact: 0300-7865536

منجانب: صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ)

فہرست مضامین

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

بارانِ رحمت

درود شریف کی رحمتوں سے فیضیاب ہونے کے لیے بارانِ رحمت واٹس ایپ گروپ میں اس لنک کے ذریعے شامل ہو جائیں۔

bit.ly/baranerahmat

baranerahmat92
baranerahmat92
baranerahmat92
baranerahmat92

Scan QR Code

ویب سائٹ www.baran-e-rahmat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

2 روزہ 12 واں سالانہ عرس مبارک

شیخِ طریقت ولیِ کامل خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف

حضرت علامہ پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

حضورِ گنجِ عنایت سرکارؒ

27-28 شعبان المعظم

(پہلی تقریب 27 شعبان) بعد از نماز مغرب تا 10 بجے رات

(دوسری تقریب 28 شعبان) صبح 10 بجے تا 3 بجے دوپہر

تمام بیلی بھرپور شرکت فرمائیں۔

زیرِ صدارت سجادہ نشین حضورِ گنجِ عنایت سرکارؒ

صاحبزادہ حافظ پیر محمد عمر نقشبندی مجددی

خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف

بمقام: دربار عالیہ حضورِ گنجِ عنایت سرکارؒ

کبوتر پورہ شریف گلبرگ III لاہور 0333-4328031

حضرت کرمانوالہ پیٹرولیم سروس

اظہارِ تعزیت

قارئین سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصالِ ثواب کردیں

☆ خطیب اہل سنت، محبِّ صحابہؓ واہل بیتؑ، گدائے درِ سیّدۃُ النساءؓ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور) گذشتہ دنوں دورانِ محفل عرس، بعداز خطاب، ہارٹ اٹیک کیوجہ سے اچانک داغِ مفارقت دے گئے۔ گذشتہ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف میں انتہائی عقیدت ومحبت کے ساتھ حاضری دی اور خصوصی خطاب فرمایا۔ اللہ کریم آپ کے درجات میں بلندی عطاء فرمائے۔ آمین

☆ ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا کے سابق نائب مدیر، مخلص ومحنتی تنظیمی بیلی جناب مفتی محمد سلیم اقبال طیّبی طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد اِس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ مفتی صاحب کا اخلاق، پاکبازی، شفیق فطرت، عبادت گذاری اور وفاشعاری اُن کا خاصہ تھی۔ ادارہ ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مفتی صاحب کے درجات میں بلندی کے لیے دعا گو ہے۔

☆ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے دیرینہ مخلص وخاص قریبی بیلی جناب حاجی ملک اکبر علی (اعوان ٹاؤن، لاہور) گذشتہ دنوں وصال فرما گئے تھے۔

☆ چوہدری طارق طیّبی خادم حضرت کرماں والا شریف (عارفوالا 52/EB بلوچاں) کی ہمشیرہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔ کثیر تعداد میں بیلیوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حاجی محمد رمضان طیّبی نے قل خوانی میں شمولیت فرمائی، بیان کیا اور دعائے خیر کروائی۔

☆ محمد سلیم (خادم جامعہ مسجد نور چٹی مسجد کرماں والی) کی والدہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔

☆ صوفی محمد اکرم نقشبندی (کرماں والا کلاتھ ہاؤس ھارون آباد) وفات پا گئے۔

☆ حاجی محمد اسلم طیبّی نقشبندی (رتی روڈ ملکہ ہانس) کے چچا جان رضائے الٰہی سے گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔

☆ ظفر اقبال (36SP) کا بیٹا رضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔

☆ محمد اسحاق (36SP) کا بیٹا رضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔

☆ محمد انعام طیبّی (38EB) کے ماموں جان رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

☆ محمد جبران (گن مین باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری حفظہٗ اللہ) کی والدہ وصال فرما گئی۔

☆ محمد جاوید سبزی والا (بہاولنگر) کی ساس رضائے الٰہی سے وصال فرما گئی۔

☆ پیر حاجی نذیر صاحب (سرگودھا) کے والد محترم رضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔

☆ محمد عبداللہ ڈرائیور (قاسم روڈ بہاولنگر) کی والدہ محترمہ رضائے الٰہی سے وصال فرما گئی۔

☆ غلام رسول طیبّی (بستی بھاڑہ بہاولنگر) کے بڑے بھائی وصال فرما گئے۔

☆ حافظ علی حسن طیبّی (پتیسر سیالکوٹ) کے والدِ محترم حاجی عابد حسین انتقال فرما گئے۔

☆ معروف نعت خواں جناب ''محمد سخی کنجاہی'' گذشتہ دنوں رضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ آپ نے حال ہی میں ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا میں اشاعت کے لیے اپنا کلام بھجوایا تھا۔ آپ ایک بہترین نعت گو شاعر تھے اور جناب حفیظ تائب کے شاگرد ہیں۔ اپریل 1956ء میں کنجاہ میں تاج دین طور کے گھر پیدا ہوئے۔ لاہور میں بسلسلہ ملازمت رہائش پذیر رہے۔ آج کل اپنے آبائی شہر کنجاہ میں رہتے تھے۔ غزل گوئی سے ابتداء کی اور پھر نعتیہ شاعری کی طرف آ گئے۔ 1994ء میں دوریوں کے رنگ (مجموعہ غزلیات) پیش کیا۔ اشاعت سے قبل کتاب ''دوریوں کے رنگ'' حضرت حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ کو دکھائی تو اُس میں گیارہ نعتیں بھی شامل تھیں۔ حضرت حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اِس میں ایک نعت شامل کرو جب کہ باقی دس نعتیں مجموعہء نعت کے لیے پس انداز کر لو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور صرف دو سال کے بعد فروری 1996ء میں ان کا ۴۴ اردو نعتوں پر مبنی مجموعہ ''حضوریوں کے رنگ'' شائع ہوا۔ اللہ کریم آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

نعتِ رسولِ اقدس ﷺ

میری سوچوں کا محور ہے آلِ نبی ﷺ
ہر گھڑی ہے مسلسل خیالِ نبی ﷺ

اُس کی نظروں میں کچھ بھی تو جچتا نہیں
جس نے دیکھا ہو حسن و جمالِ نبی ﷺ

کون دیتا ہے پتھر کے بدلے دعا
اللہ، اللہ یہ خُلق و خصالِ نبی ﷺ

سب محاسن سے آراستہ مصطفٰے
جانتا ہے خدا بس کمالِ نبی ﷺ

نطقِ حق ہے زبانِ رسول مبیں
یعنی قرآن ہے حسنِ مقالِ نبی ﷺ

نورِ رحمت سے پیکر تراشا گیا
کیوں نہ ہوں دلکشا خدوخالِ نبی ﷺ

نفسِ خیر البشر ﷺ سے علی مرتضٰیؑ
سیّدہ فاطمہؑ ہے مثالِ نبی ﷺ

ہیں حسینؑ و حسنؑ دونوں لختِ جگر
اِک جلالِ علیؑ، اِک جمالِ نبی ﷺ

میرا ایماں سخیؔ، کل ایمان ہے
اور قبلہ و کعبہ ہے آلِ نبی ﷺ

☆ سخی کنجاہی

منقبت

وَکھرے نیں شان ویکھو گنجِ کرمؒ دے
شاہ وی دربان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

ملائکہ وی کھڑے اوتھے ہتھ بنھ کے
ذرے آسمان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

تکدے نئیں کسے ہور وَل اوہ
فقیر وی مہان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

میر طیّبؒ مُرشِد بانھ پھڑ لئی
مُرید شادمان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

بنڑدے نیں جتھے غوث تے قطب
اُچے مکان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

پاک مدینے وَل جاون لئی
تُرپے کاروان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

مینھ وسدا اوتھے سدا ای کرم دا
کریم آستان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

کرم ای نئیں اِک ثنآء دے اُتے
لکھاں احسان ویکھو گنجِ کرمؒ دے

ثناء اللہ طیّبی
مجددی نقشبندی

دیدہ بینا

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے

حضرت کرماں والا شریف کی سرزمین اپنی قسمت پہ یقیناً نازاں ہوگی ـــــ جس کو عہدِ حاضر و سابق کی عظیم ہستیوں نے قُدوم مَیمَنت لزُوم سے نوازا ـــــ یہ جگہ کتنی پاک ہے! ـــــ فقط اِس بات سے اندازہ لگا لیجئے ـــــ معروف صوفی بزرگ الحاج محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ٹھہرتے ـــــ لباس گرداور مٹی سے اَٹ جاتا ـــــ تو کپڑے بدلنے کی تجویز پر جواباً کہتے ـــــ ”مجھے اِس مٹی سے عقیدت ہے ـــــ اپنے ساتھ گھر لیکر جاؤں گا“ ـــــ کوئی پوچھے ـــــ جناب یہاں تو بہت سارے لوگ رہتے ہیں ـــــ وہ تو ایسی عقیدت کا اظہار نہیں کرتے ـــــ پھر آپ کو اِس مٹی میں کیا نظر آ رہا ہے ـــــ جو کسی دوسرے کو دکھائی نہیں دیتا ـــــ حضرت نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبت جوش کے ساتھ کہتی ہے ـــــ ہر کوئی نہیں دیکھ سکتا ـــــ سارے اِس راز سے کہاں واقف ہو سکتے ہیں ـــــ اِن ذروں میں جو ستارے ہیں ـــــ صرف قسمت والوں کو نظر آتے ہیں ـــــ دیکھنے والی آنکھ بھی تو ہونی چاہیے ـــــ کیونکہ ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو ، کیا آئے نظر، کیا دیکھے !

مجھ فقیر کو جب مدینہ طیبہ کی پہلی حاضری نصیب ہوئی ـــــ دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی ـــــ آنکھوں سے اشک چھلکے ـــــ قلم نے زباں لے لی ـــــ اُس کیفیت کو

قلمبند کر دیا ___ کچھ عرصہ بعد انٹرنیٹ پر ''کرم کی باتیں'' نام سے شائع کیا ___ ایک قاری نے پڑھا ___ آراء کے سیکشن میں آیا اور لکھ دیا ___ ''میں یہاں کئی سال سے مدینہ طیبہ میں رہتا ہوں ___ میری تو کبھی ایسی کیفیت نہیں ہوئی'' ___ فقیر نے جواباً عرض میں لکھا ___ ارے میاں! تُو دل نہیں ___ پتھر لیے گھوم رہا ہے ___ جا پہلے اُسے اشکوں سے موم کر ___ اگر دل کی بند آنکھیں کھل گئیں ___ تجھے بھی وہی سب کچھ دکھائی دینے لگے گا ___ معنی و مفہوم یہی ہے ۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے

حضرت کرماں والا شریف کے سرخیل و سرتاج ___ گنج کرم، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین و جگر گوشہ ___ نورِ نظر پوتے ___ میرے کریم باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ___ اِک مکمل عہدِ باکمال و نایاب ہیں ___ فقط اِکاون برس کی عمر مبارک پا کر بھی کامل انقلاب ہیں ___ ولایت کا چمکتا ہوا نورانی آفتاب ہیں ___ رُشد و ہدایت کا اِک عظیم ماہتاب ہیں ___ تشنگانِ روحانیت کے لیے دعائے مستجاب ہیں ___ عشقِ مصطفےٰ کریم ﷺ کا اِک روشن و منور، جگمگاتا ہوا عظیم باب ہیں ___ حضور شیخ المشائخ باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قلیل مدت میں دین کا جتنا کام کیا ہے ___ دوسرے لوگ لمبی لمبی زندگیوں میں نہیں کر پائے ___ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے ہزارہا نوجوانوں کو دین کی راہ پر گامزن کر دیا ___ محبتِ رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مزین کر دیا ___ میں نے بہت سوچا ___ بہت غور کیا ہے ___ میرا قلب و ذہن اِک بات پر یکجا ہے ___ ہم میں سے کوئی بھی حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی شان و شوکت، جاہ و عظمت، ولایت و سَطوت یا اصل و حقیقت نہیں سمجھ سکا ___ جس نے جو سمجھا، اپنی سوچ کے دائروں کی حد تک سمجھا ___ اللہ والوں کی شان کا صحیح ادراک صرف اُسے ہوتا ہے ___ جسے اللہ کریم سمجھ دے ___ شاید کسی کو میری یہ بات محض جوشِ عقیدت یا بیجد

محبت کا ثمر محسوس ہو ـــــ لیکن یہ وہ حقیقت ہے جو اللہ کریم کے محبوب بندوں کا ایک معمولی خاصہ ہے ـــــ یہ کوئی بہت بڑا کمال نہیں ہے ـــــ چلئے! مزید سمجھنے کے لیے حضرت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں چلتے ہیں ـــــ کوٹلہ شریف (شیخوپورہ) میں حضرت بابا امیر الدین کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا ـــــ حضور شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا ـــــ رُشد و ہدایت سے لبریز کرم کے طلب گاروں کی محفل جمی ہوئی تھی ـــــ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے عرض کیا ـــــ حضور! یہ بوڑھا بیلی جو آپ کی داہنی طرف بیٹھا ہے ـــــ یہ آپ کا پیر بھائی ہے یعنی حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہے ـــــ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے نظرِ کرم اُٹھائی ـــــ بوڑھے بیلی کی طرف دیکھتے ہوئے اُس سے پوچھا ـــــ بابا یہ بتاؤ کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری وزیارت کے لیے کتنی مرتبہ گئے تھے؟ ـــــ بوڑھا بیلی سوچ میں پڑ گیا ـــــ تب گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی اِرشاد فرمایا ـــــ شاید پانچ یا پھر چھ مرتبہ گئے ہو گے! ـــــ وہ بوڑھا بیلی سر ہلا کر کہنے لگا ـــــ جی سرکار بالکل! شاید تقریباً پانچ چھ مرتبہ ہی گیا ہوں ـــــ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ـــــ اچھا تو یہ بتاؤ کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیسے چلتے پھرتے تھے؟ ـــــ وہ بوڑھا بیلی یہ سوال سن کر خاموش ہو گیا ـــــ جب وہ کچھ نہیں بولا ـــــ حضور گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی ارشاد فرمایا ـــــ "حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے نہیں دیکھا ـــــ کچھ توقف کے بعد فرمایا ـــــ میں نے بھی نہیں دیکھا ـــــ پھر کچھ توقف کے بعد ارشاد فرمایا ـــــ بابے جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری زندگی میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے" ـــــ یعنی اصل بات وہی ہے ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے

حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نجیب الطرفین سیّد آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ـــــ یعنی

حضور نبی کریم ﷺ کا پاک خون مبارک ہیں ـــــ تو ان کے جدِ اعلیٰ، خاتم النبیین، سیّد المرسلین ﷺ کی حدیث شریف میں کچھ اس طرح بیان ہے ـــــ لم یعرفنی حقیقۃً غیر ربی ـــــ ''میری حقیقت میرے رب کے سواء کوئی نہیں جانتا'' ـــــ پھر یہ کہ اولادِ مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں ـــــ گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں ـــــ سیّد الاولیاء والاتقیاء حضرت باباجی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں ـــــ الغرض حقیر پُر تقصیر صرف وہی باتیں بیان کر سکتا ہے ـــــ جو میرے خیال میں منفرد اور باکمال ہیں ـــــ حقیقت خدا بہتر جانتا ہے ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی اپنی ذات کی نفی فرمائی ـــــ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ بے حد محتاط روّیہ اپنائے رکھا ـــــ یعنی خیال فرماتے کہ کسی قسم کا دکھاوا یا ظاہر پرستی یا شخصیت پرستی نہ ہو جائے ـــــ اب ملاحظہ کیجئے! ـــــ ایک مرتبہ بذاتِ خود ارشاد فرمایا ـــــ ''حضرت کرماں والا شریف میں فقط، محض اور صرف وہی نظام یا عقیدہ رائج رہے گا ـــــ جو گنج کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں دیا ہے ـــــ جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور طریقہ ہے ـــــ جو حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا ہے ـــــ اگر کوئی اس بتائے ہوئے عقیدے، طریقے یا راستے سے ہٹ جائے ـــــ خواہ میری اولاد میں سے ہی کیوں نہ ہو ـــــ ہرگز اُسکی پیروی یا اتباع نہ کی جائے ـــــ اگرچہ سجادہ نشین بھی ہو تو اُسے ذمہ داری سے ہٹا کر باہر نکال دیا جائے ـــــ یہاں حضرت کرماں والا شریف میں شخصیت پرستی نہیں کی جائے گی ـــــ بلکہ صرف قرآن وسنت اور بزرگوں کی تعلیمات پر ہی عمل کیا جائے گا'' ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے معیار مقرر فرما کر اُصول وضابطہ طے کر دیا ـــــ اگر موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر السیّد شہریار بخاری مدظلہ العالی صحیح العقیدہ ہیں ـــــ گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدے، مسلک اور دینی فکر پر قائم ودائم ہیں ـــــ تو پھر تمام مریدین کے لیے لازم وضروری ہے کہ اُن کی اتباع وپیروی

کریں ـــــ اصل بات یہ ہے کہ ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دینی و خانقاہی معاملات میں احتیاط ہی پسند فرماتے تھے ـــــ ایک مرتبہ حضرت کرماں والا شریف میں سالانہ عرس مبارک کی مجالس و محافل کا آغاز ہو چکا تھا ـــــ تمام مرکزی خدام اور بیلی اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں مصروف تھے ـــــ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے پیغام آیا ـــــ فی الفور حجرہ مبارک میں پہنچ جائیں ـــــ ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے ـــــ بہت سخت مصروفیت کا عالم تھا ـــــ لیکن پیغام ملنے پر تمام مرکزی ذمہ داران حجرہ مبارک میں اکٹھے ہو گئے ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کچھ وقت کے بعد تشریف لائے ـــــ فکرمندی کے ساتھ ارشاد فرمایا ـــــ مجھے خواب میں نظر آیا کہ یہاں کچھ میلے ٹھیلے والے آئے ہیں ـــــ چنانچہ فکرمند ہو کر آپ سب کو بلایا ہے ـــــ میلہ ٹھیلہ وغیرہ کا سدباب کرنے کے لیے باقاعدہ محافظ مقرر تھے ـــــ چنانچہ اُنہوں نے بتایا ـــــ ہم نے ہر ریڑھی بان، خوانچہ فروش، کھلونے بیچنے والے یا کھیل تماشے والے کو منع کرتے ہوئے واپس بھیج دیا ہے ـــــ اب کوئی میلہ ٹھیلہ لگانے والا یہاں موجود نہیں ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس پر اطمینان کا اظہار کیا ـــــ پھر مزید تاکید فرمائی ـــــ ''حضرت کرماں والا شریف میں سالانہ عرس مبارک اور محافل کو ہمیشہ میلہ وغیرہ کی برائی سے پاک رکھنا ہے ـــــ یہاں صرف قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند ہوں ـــــ میں رہوں یا نہ رہوں مگر میری بات یاد رکھنا ـــــ یہاں کبھی کوئی غیر شرعی کام ہرگز مت ہونے دینا'' ـــــ بلاشبہ آج ہم اِس بات پر فخر کے ساتھ اظہارِ تشکر کر سکتے ہیں ـــــ حضرت کرماں والا شریف میں عرس مبارک ہو یا محفل میلاد ہو ـــــ ہر محفل کے دوران خالصتاً دینی مجالس منعقد ہوتی ہیں ـــــ جن کے شرکاء کو رجوع الی اللہ اور تزکیہ و طہارتِ نفس کے ساتھ ساتھ ـــــ اللہ والوں کی تعلیمات سکھائی جاتی ہیں ـــــ حضرت کرماں والا شریف میں مزارِ پُرانوار کی پرانی عمارت اور قبور ہائے مبارکہ کی تاریخ و ہیئت کے متعلق جاننے والوں کو بخوبی

یاد ہوگا ــــ اولیائے حضرت کرماں والے رحمہم اللہ علیہم کی قبر مبارک کا قبہ زمین سے محض ایک ہاتھ اونچا تھا ــــ زائرین ومتوسلین حاضرین قبر شریف کے قبہ یا چبوترہ کے اِرد گرد بیٹھ جایا کرتے تھے ــــ تلاوتِ قرآن، ذکر واذکار اور درود شریف وغیرہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رہتا ــــ تاہم قبر مبارک کو بوسہ دینے کے خواہش مند حضرات پوری طرح جھک کر قبر کے قبہ کو چومتے ــــ چونکہ اِس عمل کا تاثر بعض حلقوں میں یکسر غلط بیان کیا جاتا ــــ چنانچہ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے صراحتاً حکم جاری کیا ــــ مزار شریف کا چبوترہ کم از کم 4 فٹ اونچا کر دیا جائے ــــ کسی کو رکوع یا سجدہ کے انداز میں جھکنے کی نہ ہی ضرورت ہو، نہ ہی اجازت ہو ــــ بلکہ اِس فقیر کو تاکید فرمائی ــــ مزارِ اقدس پر باقاعدہ تحریر لکھ کر آویزاں کی جائے ــــ چنانچہ میں نے فی الفور تعمیل کی اور یہ عبارت ایک تختی پر لکھوا کر قبر شریف کے اوپر واضح آویزاں کروادی ــــ ''مزار شریف کے سامنے رکوع یا سجدہ کا انداز اختیار کرنا سخت منع ہے۔ (بحکم سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف) ــــ یہاں تک کہ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا مرتبہ عرس مبارک کی محافل کے دوران حاضرین سے گفتگو میں ارشاد فرمایا ــــ ''کیا ہی اچھی بات ہو جائے کہ اگر مزار شریف کو چومنے یا ہاتھ لگانے کی بجائے، صاحبِ مزار کے ساتھ اپنا دل لگالیا جائے'' ــــ آپ اِس بات کی خود وضاحت بھی فرماتے ــــ ''اللہ والوں کے ساتھ دل لگانے کا مطلب ہے ــــ اللہ والوں کی تعلیمات پر عمل کیا کرو'' ــــ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اپنی دست بوسی یا تبرکاً ہاتھ لگانے کو ناپسند فرماتے تھے ــــ تقریباً دودھائی قبل ہی اپنے مریدین کو منع فرمادیا تھا ــــ صرف زبان سے سلام ودعا کی جائے ــــ جو مجھ سے محبت ثابت کرنا چاہتا ہو ــــ وہ میری بات مان کر تبلیغ کا کام کرے ــــ پھر بھی جب بعض سادہ لوح مریدین ہاتھ چومنے سے باز نہ آئے ــــ تو اپنے اور ملاقات کے لیے آنے والے مریدین کے درمیان میز وغیرہ رکھوالیا کرتے تھے ــــ اِسی طرح کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک اعلان کروایا ــــ میرے ساتھ

بلا مقصد ملاقات کرنے والوں کو پہلے تبلیغ کے لیے وقت دینا ہوگا ـــــ یعنی جو میرے ساتھ ملنا چاہتا ہے یا دعا کروانا چاہتا ہے ـــــ وہ پہلے کم از کم ایک دن تبلیغ و تربیت کا کام کرے یعنی کچھ سیکھے سکھائے ـــــ تب ہی میں اُسکے ساتھ ملاقات کروں گا ـــــ اب تک فقیر نے جتنی باتیں درج کیں ـــــ تمام کی تمام حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی منشاء و مرضی پر وقوع پذیر ہوئیں ـــــ اِن میں سے کئی ایسے اُصول یا اوامر ہیں ـــــ جنہیں مؤثر و فعال جان کر دیگر مشائخ نے بھی اپنایا ـــــ لیکن اِس کے باوجود کچھ ایسے کمال کے اوصاف بھی ہیں ـــــ جو صرف حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی کے ساتھ خاص ہیں ـــــ مثلاً سال ۲۰۱۰ء کے دوران حضرت کرماں والا شریف میں جو محفل میلاد منعقد ہوئی ـــــ اُس میں پاکستان کے اُسوقت کے وزیر اعظم جناب سیّد یوسف رضا گیلانی صاحب بطورِ خاص شریک ہوئے ـــــ اُن کے ساتھ اُنکی پارٹی کے دیگر خاص افراد بھی آئے ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے بلا تعامل بغیر لگی لپٹی سب کو ناصحانہ انداز میں تنبیہہ فرمائی ـــــ آپ نے ارشاد فرمایا: ـــــ "یہ زندگی مختصر ہے ـــــ پھر قبر میں جانا ہے ـــــ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرلو ـــــ اپنے چہرے داڑھی سے سجاؤ ـــــ فقط اِس لیے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے" ـــــ کیوں کہ ؎

آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے، قیامت میں اگر مان گیا

تمام سیاسی افراد ہکا بکا اور دَم بخود رہ گئے ـــــ غالباً اُن کو اِس طرح صاف صاف دعوتِ اصلاح ملنے کی اُمید نہیں تھی ـــــ مذکورہ بیان کے بعد عوام و خواص سب ہی حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی حمیت و غیرت اور جراتِ للکار کے قائل ہو گئے ـــــ مگر یہ فقیر اِس کمال سے پہلے بھی آشنا ہو چکا تھا ـــــ چنانچہ میرے لیے یہ عین متوقع معاملہ بن چکا تھا ـــــ یہ واقعہ 19 اکتوبر سال 2004ء کا ہے ـــــ اُس وقت جنرل خالد مقبول

گورنر پنجاب تعینات تھا ـــــ ایک دن ظہر کی نماز سے قبل اچانک معلوم ہوا ـــــ گورنر پنجاب نے آج نمازِ ظہر دربار شریف کی جامع مسجد میں ادا کرنی ہے ـــــ میں اذان کے بعد وضو کر کے مسجد میں پہنچا ـــــ حضرت مخدوم المشائخ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری بنفسِ نفیس مسجد میں موجود تھے ـــــ مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا ـــــ صفیں درست کروا کر تکبیر بھی خود پڑھنا ـــــ پھر اچانک فرمایا کہ جا کر باباجی کو میرا پیغام دو ـــــ مسجد میں آ کر نماز ادا کریں ـــــ میں حویلی کی طرف چل پڑا ـــــ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرۂ آرام میں داخل ہوا تو حضور بیدار تھے ـــــ مجھے دیکھتے ہی فرمایا، خیر ہے ناں! ـــــ میں نے عرض کیا: ـــــ باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری نے پیغام بھیجا ہے ـــــ گورنر نے آنا ہے اور نمازِ ظہر مسجد میں ادا کرنی ہے ـــــ آپ بھی تشریف لائیں ـــــ چند لمحے توقف کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا: ـــــ ''آپ جانتے ہی ہیں کہ میں علالت و شوگر کے سبب گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں'' ـــــ چنانچہ میں خاموشی کے ساتھ واپس مسجد میں آ گیا ـــــ بہر کیف گورنر آیا ـــــ نمازِ ظہر ادا کی اور پھر چلا گیا ـــــ نماز کے فی الفور بعد ایک بیلی نے حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا پیغام دیا ـــــ حضور کی بارگاہ میں حاضری ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا ـــــ حضرت جی! شرک کی کون کون سی اقسام ہیں؟ ـــــ میں ادباً خاموش رہا تو کچھ توقف کے بعد ارشاد فرمایا: ـــــ ''اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی کو دکھانے کے لیے نماز پڑھنا بھی شرک کی ایک قسم ہے ـــــ گورنر کی گورنری تو محض چند سال باقی رہ گئی ہوگی ـــــ مگر گنجِ کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کریم نے پکی حکومت عطا کی ہوئی ہے ـــــ پھر ارشاد فرمایا: ـــــ میں ہرگز کوئی تکبر والی بات نہیں کہہ رہا ـــــ لیکن میں کسی گورنر کو کیا جانتا ہوں ـــــ میں تو اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام ہوں ـــــ جس وقت حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ یہ بات ارشاد فرما رہے تھے ـــــ آپ کی آواز میں غیرت آمیز جوش تھا ـــــ میں اُن لمحات کو کیسے بھول

سکتا ہوں ـــــ میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دل میں وہ لمحات آج بھی پوری طرح محفوظ ہیں ـــــ اِس سے ملتا جلتا ایک واقعہ مجھے پیر بشارت رسول طیبّی (گوگا جی) نے بھی سُنایا ـــــ اُنہوں نے بیان کیا ـــــ ایک دن اچانک حضور شیخ المشائخ نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا ـــــ اگر کبھی میری نیند کے دوران شرق پور شریف سے کوئی بھی (یعنی صاحبزادگان میں سے) آ جائیں ـــــ مجھے فی الفور بیدار کر دینا ـــــ علاوہ ازیں چاہے کوئی بھی ہو تو بیدار نہ کرنا ـــــ کچھ عرصہ ہی گذرا تھا کہ ایک دن حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے ـــــ چنانچہ میں نے حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو بیدار کر دیا اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتایا ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اُسی وقت حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گئے ـــــ اور اُن کی خاطر داری فرمائی ـــــ پھر کچھ عرصہ گذرا ـــــ اچانک معلوم ہوا کہ میاں نواز شریف (جو اُس وقت وزیر اعظم تھا) نے دربار شریف پر حاضری دینی ہے ـــــ اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی کرنی ہے ـــــ مجھے کسی نے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرنے کے لیے کہا ـــــ چنانچہ جب میں آپ کے حجرۂ آرام میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ابھی تک جاگ رہے تھے ـــــ میں نے آپ کی خدمت میں پیغام عرض کیا ـــــ آپ نے میری بات سن کر ارشاد فرمایا ـــــ پیغام دینے والے سرکاری بابو سے کہو ـــــ مجھے نیند آئی ہے اور سونے لگا ہوں ـــــ اگر آپکا وزیر اعظم رُکا تو جاگنے کے بعد ملاقات کروں گا ـــــ اصل میں آپ کی شان بے اعتنائی ایسی ہی تھی ـــــ دولت کی چمک دمک یا عہدے و اختیار کے رعب سے آپ کبھی مرعوب نہیں ہوتے تھے ـــــ اِن اوصاف کا بغور جائزہ لینے کے بعد تاریخ کے اوراق الٹ پلٹ کریں ـــــ آپ کو صاف پتہ چل جائے گا ـــــ ایسی شانِ بے نیازی اولیائے متقدمین میں پائی جاتی تھی ـــــ عہدِ حاضر کی تاریخ اِن سب باتوں سے کافی تشنہ دکھائی دیتی ہے ـــــ بس یہی وجہ ہے ـــــ جسے راقم الحروف آپ کے سامنے

عیاں کرنا چاہتا ہے ـــــ یعنی ''آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے'' ـــــ یقیناً جو آنکھ والے تھے ـــــ وہ جانتے ، سمجھتے اور مانتے تھے ـــــ اِسی لیے میں نے کئی مرتبہ ایک حقیقت پر غور کیا ہے ـــــ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ''یونیورسٹی'' کی تعمیر کا اعلان فرمایا ـــــ بعد ازاں کئی درگاہوں اور خانقاہوں پر یہ سلسلہ شروع ہو گیا ـــــ چند آستانوں کا نام تو میری نوکِ قلم پر ہے ـــــ پھر حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہی نظام کی ترویج اور سلاسل کے فروغ کے لیے خلافت دینا شروع کی ـــــ کئی نامور، جیّد اور بڑی درگاہوں نے بھی خلافت کا سلسلہ جاری کر دیا ـــــ ابھی چند دن قبل مجھے ایک مزارِ شریف پر تختی آویزاں نظر آئی ـــــ اُس پر درج تھا ـــــ ''یہاں مزار کے سامنے جھکنا منع ہے'' ـــــ میں بے اختیار مسکرا پڑا ـــــ دل ہی دل میں حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو نذرانہءعقیدت پیش کرنے لگا ـــــ سلسلہءتبلیغ میں بھی بعینہٖ تقلید کی گئی ـــــ شیخ طریقت سے ملاقات والا طریقہ بھی اپنایا گیا ـــــ الغرض بلا شک وشبہ میرے حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی شان سب سے منفرد اور نمایاں ظاہر ہوگئی ـــــ حال ہی میں دورانِ سفر مدینہ منورہ دل میں خیال آیا ـــــ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں سب سے پہلے میلاد شریف کی خوشی منانے کی تحریک شروع کی ـــــ گھر گھر محفل میلاد سجانے کی ترغیب دی ـــــ اُس سے قبل لوگ گمان کیا کرتے تھے ـــــ محفل میلاد سجانے کے لیے بہت انتظام وانصرام کرنا ضروری ہے ـــــ حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اگر صرف پانی کا ایک گلاس میسر آ جائے تو پھر بھی محفل میلاد سجاؤ'' ـــــ کیونکہ شرط اہتمام نہیں ہے بلکہ محبت اور اخلاص ضروری ہے ـــــ چونکہ سیرتِ طیبہ میں سب سے پہلے ولادت باسعادت کا باب ہے ـــــ لہذا آپ نے محفل میلاد شریف سجانے کا مشن اپنا لیا ـــــ پھر سیرتِ طیبہ میں تربیت کا دور آتا ہے ـــــ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تربیتی نشستیں شروع کروائیں ـــــ پھر سیرتِ طیبہ میں تدریس کا سلسلہ نظر آتا ہے ـــــ آپ نے یونیورسٹی، مدرسے اور تدریس پر

کام شروع کردیا ـــــ پھر سیرتِ طیبہ میں تبلیغ کا سلسلہ دیکھائی دیتا ہے ـــــ آپ نے مراکز تبلیغ قائم کروائے اور تبلیغ کرنے کی بے حد تاکید فرمائی ـــــ یعنی حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ہر لحاظ سے محبتِ رسول ﷺ میں سرشار تھے ـــــ مکمل طور پر سیرتِ طیبہ میں فناء تھے ـــــ پوری طرح عشقِ رسول کریم ﷺ کا استعارہ بن چکے تھے ـــــ سال 2021ء میں 7 نومبر تاریخ تھی ـــــ حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اِس فقیر پُر تقصیر کو آپ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں آخری پیغام "واٹس ایپ" پر موصول ہوا ـــــ یہاں پر درج کر رہا ہوں ـــــ ملاحظہ فرمائیں ـــــ

"السلام علیکم برخوردار! مجھے ناموسِ رسالت ﷺ کے بارے میں کوئی بیان لکھ دیں جو میں سُنا دوں گا اور میری تصویر کے ساتھ ملک بھر میں پھیلا دیں تا کہ بیلی جگہ جگہ پہنچا دیں۔ ہم کیوں نہ (ناموسِ رسالت ﷺ کے معاملے پر) نکلیں! ہم تو اپنی اولادوں اور ماں باپ سمیت سرکار نبی کریم ﷺ کے قدموں پر قربان ہونے کے لیے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کی ناموس پر بچے (اولاد) سب شہید ہو جائیں، کچھ نہ رہے تو پھر بھی ہم حضرت کرماں والا شریف سے نکل کر مقابلہ کریں گے۔ اوّل بات یہ کہ عدالت کو کچھ کرنا چاہیے، حکومت کو کرنا چاہیے، ورنہ سرکار ﷺ کے لیے یہ نہیں کریں گے تو ہر مسلمان کرے گا۔ والسلام علیکم"

والسلام الیٰ یوم القیام

پیر ثناء اللہ طیبی
مجددی نقشبندی
ایڈیٹر
ماہنامہ "مجلّہ حضرت کرماں والا"

علامہ حافظ
محمد طلحہ طیّبی
چیچہ وطنی

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُم مَّا فِیْ الأَرْضِ جَمِیْعاً ثُمَّ اسْتَوَی إِلَی السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف اِستوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ ترجمہ کنزالایمان آیت نمبر:۲۹)

تشریح:۔

اس آیت مبارکہ کا پہلی آیتوں سے کچھ اس طرح کا تعلق ہے۔ پہلا یہ کہ اللہ رب العالمین نے پہلی آیت میں انسان کی داخلی نعمتوں کا ذکر فرمایا تھا اب خارجی نعمتوں کا ذکر فرما رہا ہے جو کہ زمین وغیرہ سے ہم کو حاصل ہوتی ہیں اور دوسرا یہ کہ پہلے ہم کو زندگی بخشنے کا ذکر فرمایا گیا تھا اور اب زندہ رہنے کے اسباب کا، کیونکہ زمین کی نعمتوں کے بغیر ہماری زندگی ناممکن ہے چونکہ زندگی اصل ہے اور نعمتوں سے نفع حاصل کرنا اس کی فرع ہے اس لئے زندگی کا ذکر پہلے فرمایا گیا اوران کا بعد میں۔ اور تیسرا یہ کہ کفار، مشرکین کہہ سکتے تھے ہمیں رب نے پیدا نہیں فرمایا بلکہ اتفاقیہ اسباب جمع ہو گئے اور ہم پیدا ہو گئے لہذا ہم پر رب کا کوئی احسان نہیں ہے، سورج سے دانہ پکا پھر اس سے آٹا بنا جو ہمارے والد کے پیٹ میں جا کر خون بنا اور نطفہ بن کر ماں کے رحم میں آ گیا اور ہم پیدا ہو گئے، اس میں رب کا کون سا احسان ہے (العیاذ باللہ) لہذا ان کے اس وہم کی تردید کے لئے اب فرمایا گیا کہ یہ تو سوچو کہ یہ اسباب کس نے پیدا فرمائے؟ اور ان میں یہ اثر کس ذات نے بخشا؟ کہنا پڑے گا کہ وہ ذات اسی وحدہ لاشریک کی ہے جس نے سب کچھ پیدا فرمایا، لہذا احسان میرے رب کا ہی ثابت ہوا۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ اس میں جو **هُوَ الَّذِىْ** ہے یہ کبھی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور کبھی اظہار قدرت کیلئے۔ یہاں دونوں مقصد ہو سکتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا ہے یا رحمت والا ہے۔ اور کبھی کسی خاص بندے کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے بھی **هُوَ الَّذِىْ** کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہاں خلق قدر کے معنی میں ہے یعنی اس رب نے تمہارے لئے زمین کی ساری نعمتوں کو مقرر فرمایا کیونکہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت نہ تو ساری چیزیں پیدا ہوئی تھیں اور نہ ہی سارے انسان۔ اب اس آیت مبارکہ کا مقصد یہ ہوا کہ جو کچھ پیدا فرما چکا وہ تمہارے لئے تھا اور جو کچھ پیدا کیا اور جو کچھ کرے گا وہ سب کچھ تمہاری ہی خاطر ہے۔

لَكُمْ اس میں لام نفع کا ہے یعنی تمہارے نفع کے لئے چیزیں پیدا ہوئیں کہ جس سے تم دینی یا دنیوی نفع حاصل کرو یعنی چیزوں کو کھانا، بعض کو پہننا، بعض کو پینا وغیرہ۔ یہ سب دنیوی نفع میں شمار ہوتی ہیں اور بعض چیزوں سے بچ کر ثواب حاصل کرنا اور ان سب چیزوں کو دیکھ کر خالق کو پہچاننا وغیرہ یہ سب دینی نفع میں شمار ہوتے ہیں۔

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اس سے معلوم ہوا کہ زمین کی ساری چیزیں خواہ وہ زمین پر ہوں یا زمین میں ہوں۔ سب ہمارے نفع کیلئے پیدا کی گئیں کہ بلا وسیلہ یا وسیلے سے یہ سب ہمارے کام میں آتے ہیں۔ عمدہ غذائیں، پاکیزہ خوشبوئیں، دل پسند آوازیں، حسین صورتیں، وہ لذیذ چیزیں بلا واسطہ ہمارے لئے ہیں اور لکڑی، لوہا، تیر کمان، رسی وغیرہ اسی لئے بنی کہ ان کے ذریعے ہم غذائیں حاصل کریں اور بیماری و مشقت ہماری عبرت کے لئے پیدا فرمائی گئی ہیں اور موت اسی لئے بنی تا کہ دنیاوی نعمتوں سے سارے اگلے اور پچھلے لوگ نفع حاصل کریں اگر سب پیدا ہوتے اور کوئی نہ مرتا تو زمین بھی تنگ ہو جاتی اور روزی بھی اور بے شمار لڑائی جھگڑے واقع ہوتے اور پہلے لوگ حکومت پر قائم ہی رہتے اور پچھلے اس سے محروم رہتے۔ مشقتیں اور مصیبتیں بھی ہمارے ہی فائدے کے لئے ہی بنی ہیں اگر یہ نہ ہوتیں تو دنیا میں کوئی کارخانہ ہی نہ ہوتا اور اگر دنیا میں کوئی چور نہ ہوتا تو پولیس کا محکمہ نہ بنتا اور لاکھوں آدمی بیکار رہتے اور اگر جرم نہ ہوتے تو کچہریاں ویران ہوتیں اور اگر دشمن نہ ہوتے تو فوج کا محکمہ بیکار ہوتا اور اگر سردی گرمی کی مصیبتیں نہ ہوتیں تو اُونی کپڑے کے کارخانے اور پنکھے وغیرہ کچھ نہ ہوتے اور اگر بھوک نہ ہوتی تو باورچی بیکار تھے اور اگر بیماری نہ ہوتی تو دوا اور شفاخانے بیکار اور حکیم عطار اور جراح سب رائیگاں جاتے۔ غرضیکہ ان مصیبتوں نے ہی دنیا کو آباد کیا۔ حتیٰ کہ زہر قاتل اور سانپ وغیرہ بھی بہت دواؤں میں کام آتے ہیں، بہر حال سب چیزیں ہی ہمارے نفع کے لئے ہی ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ اس میں جو لفظ استوٰی ہے یہ سویٰ سے بنا ہے

جس کے معنی ہیں برابری اور مساوات، اس لئے سیدھی چیز کو مستوی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اجزاء آپس میں برابر ہوتے ہیں، نہ اونچے نہ نیچے اور نہ ہی ٹیڑھے، پھر اس کا استعمال قصد اور ارادے کے لئے ہونے لگا، عرب والے بولتے ہیں۔ **استوی کالسھم المرسل** یعنی اس کا چھوٹے ہوئے تیر کی طرح قصد کیا، چونکہ پہلے معنی یعنی برابری سے رب تعالیٰ پاک ہے۔ اس لئے دوسرے ہی معنی مراد ہیں چونکہ زمین کی ساری نعمتیں ہمارے لئے ہی پیدا فرمائی گئی تھیں اور زمین کی ساری چیزیں آسمانی مدد (بارش اور چاند سورج ستارے وغیرہ) کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، اس لئے آسمان کو بھی پیدا فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اصل مقصود زمین ہے کیونکہ ہم اسی پر ہی رہتے ہیں اور زمین کیلئے آسمان بنایا گیا اس لئے یہاں **ثُمَّ** کا لفظ استعمال ہوا خواہ آسمان زمین سے پہلے بنا ہو یا بعد میں لیکن ہے زمین کے تابع، اس لئے درجے اور رتبے میں زمین سے پیچھے ہی ہے اس لئے **ثُمَّ** صحیح ہے۔

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری (علیہ الرحمہ) اپنی تحریر کردہ تفسیر ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں۔ کہ **اِسْتَــوٰی** کا صلہ جب الی ہو تو اس کا معنی قصد کرنا، متوجہ ہونا ہوتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ زمین کی تخلیق کے بعد ارادہ خداوندی آسمان کی افزینش کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ایسے درست فرمایا کہ اس میں کوئی کمی اور کجی باقی نہ رہنے دی۔ ان آیات سے علمِ تخلیق کائنات (COSMOGENY) کی تفصیلات اور جزئیات کا بیان مقصود نہیں۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ انسان کائناتِ سماوی وارضی میں غور کرے اور اس کو نیست سے ہست کرنے والے کی قدرت کا اعتراف کرے اور رب قدیر نے اس کی بقاء اور آسائش کیلئے جتنے مکمل انتظامات کئے ہیں ان سے جائز فائدہ اٹھائے اور اس کی عنایات بے پایاں کا شکریہ ادا کرے۔

فَسَوّٰھُنَّ یہاں سوی برابر کرنے اور ٹھیک کرنے کے معنی میں ہے یعنی آسمان کو ایسا ٹھیک بنایا کہ اس میں کہیں بھی سوراخ یا شگاف یا ٹیڑھا پن نہ رہا۔

سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان سات ہیں بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ مع عرش کرسی کے سات ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ ان کے علاوہ لہذا مع عرش کرسی کے نو ہوئے۔ پرانے فلاسفہ نو مانتے ہیں اور اس آیت کے یہی معنی کرتے ہیں۔ آسمانوں کے سات ہونے میں عجیب حکمت ہے کیونکہ ہر آسمان پر ایک سیارہ ہے اگر آسمان ایک ہی ہوتا اور سب سیارے تارے ایک پر ہوتے تو زمین کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ وہ اسطرح کہ پہلے آسمان پر چاند ہے اور چوتھے پر سورج، سورج سے غلہ وغیرہ پکتا ہے اور چاند اور دیگر سیاروں سے اس میں رنگت و لذت پیدا ہوتی ہے۔ پھر سورج کبھی قریب آجاتا ہے اور کبھی دور جس کی وجہ سے موسم بدلتے رہتے ہیں اور ہر موسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں، اگر سورج پہلے آسمان پر ہوتا تو سخت گرمی کی وجہ سے جاندار فنا ہو جاتے اور کھیت باغ جل جاتے اور اگر چاند چوتھے آسمان پر ہوتا تو اتنی ہلکی شعاعیں زمین تک پہنچتیں کہ پھلوں میں رنگت و لذت پیدا کرنے کیلئے کافی نہ ہوتیں۔ لہذا جس تارے کا زمین سے جس قدر دور رہنا مناسب تھا اس کو اسی قدر دور رکھا گیا۔ انہی فاصلوں کے فرق کیلئے سات آسمان بنائے گئے اور ان میں صدہا حکمتیں ہیں اور جس کو دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ **رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا** (ترجمہ کنزالایمان) اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہ بنایا (آل عمران: 191)

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ رب نے جو کچھ بھی فرمایا بہت علم کے ساتھ پیدا فرمایا، یوں ہی بے فائدہ نہیں بنا دیا۔ جس چیز کو جہاں رکھا اور جس کو جیسا بنایا اس کو ویسا ہی ہونا چاہیے تھا اور اس میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ جس طرح عالم کا ذرہ ذرہ ہمارے علم میں ہے ایسے ہی تمہارے جسم کے سارے اجزاء ہمارے علم میں ہیں خواہ وہ اجزاء تمہارے مرنے کے بعد ہوا میں اڑ جائیں یا پانی میں بہہ جائیں یا ذروں سے مل جائیں اور ان پراگندہ اجزاء کو جمع کر کے ان میں دوبارہ روح ڈال دینا ہمارے واسطے کوئی مشکل نہیں۔ مشکل تو اسے ہو جس کے علم میں کچھ کمی ہو یا قدرت میں۔ لہذا تم قیامت کا انکار نہ کرو غرضیکہ سارا علم

اجسام انسان کیلیئے بنا، اور جب انسان فنا ہوں گے تو قیامت آجائے گی اور جن بستیوں پر انسانوں کے گناہ کی وجہ سے عذاب آئے اور وہاں ساری مخلوق فنا کر دی گئی تو جب ان سب کا اصل مقصود نہ رہا تو تابع چیزوں کا رہنا بیکار ہے۔(تفسیر نعیمی)

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری (علیہ الرحمۃ) اپنی تحریر کردہ تفسیر ضیاء القرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس رکوع میں ایک اور عظیم الشان احسان کا ذکر ہے اور وہ ہے حضرت انسان کی پیدائش کا تذکرہ۔ خالق کائنات نے جس اہتمام سے اس پیکرِ خاکی کی تخلیق کا ذکر فرمایا ہے، اس اہتمام سے کسی دوسری مخلوق کا ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطبہ جمعہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور اللہ کریم کی نعمتوں کو شمار کرنے میں انسان کے بے بس اور کائنات کے وسائل ناکافی ہونے کے بارے میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔

مبارک باد

ادارہ ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا شریف کی طرف سے

حضرت علامہ حافظ محمد طلحہ طیّبی

ابن پیر طریقت جناب ڈاکٹر رحمت اللہ طیّبی (چیچہ وطنی)

کو تکمیل درس نظامی (ایم۔اے عربی و اسلامیات)

پر ڈھیروں مبارک باد پیش کرتے ہیں

اور اللہ کریم جلشانہٗ کی بارگاہ میں آپ کے علم و عمل میں مزید برکت کے لیے دعا گو ہیں

علامہ مفتی، غلام رسول طیّبی نقشبندی مجددی
امام وخطیب مرکزی جامع مسجد بہارِ مدینہ چک نمبر 72/4.R ہارون آباد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ کچھ اصحاب بھی تشریف فرما تھے تو اسی دوران ایک سفید رنگ کا مالک خوبصورت نوجوان آدمی آیا، جس کے بال بہت خوبصورت تھے اور خوشبو پاکیزہ تھی۔ اس نے سفید لباس پہن رکھا تھا۔ اُس نے سوال کیا، مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت، اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا“۔ پھر پوچھا، اسلام کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کلمہ، نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔ پھر پوچھا: احسان کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو پھر یہ خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اِس پر وہ شخص بولا، آپ نے سچ فرمایا۔

(مسند امام اعظم 37۔ مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 7)

تشریح:۔

اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق سے باخبر ہے۔ وہ مالک ہمیں دیکھتا بھی ہے اور ہماری

باتیں بھی سنتا ہے اور ہمارے دل کی باتوں سے بھی واقف ہے۔اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جلوت اور خلوت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔

حضرت سیدنا عبیداللہ بن محمد قرشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا صالح رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سیدنا عطاء سلیمی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خوف خدا کی بابت ذکر کرتے سنا، پھر حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح دعا کی۔اے اللہ عزوجل! ہم تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتے ہیں جو مشقت میں ڈالنے والا، امیدوں کو توڑنے اور تھکا دینے والا نہ ہو بلکہ ایسا خوف جو تیری اطاعت کے کاموں پر قوت دے اور نافرمانی کے کاموں سے روکے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں، حضرت سیدنا عطاء سلیمی رحمۃ اللہ علیہ (جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے) خوف کے سبب قرآن پاک بھول جاتے۔(اللہ والوں کی باتیں)

گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ میرے پاس صرف دنیا لینے کے لیے آتے ہیں، اگر کوئی اللہ، اللہ کے لئے آئے تو میں اس کو اللہ سے ملا دوں۔یعنی پھر اس کے دل میں صرف اللہ ہی اللہ ہوگا، دنیا کو ترک کردے گا، اطاعت کے کاموں میں لگ جائے گا، اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کرے گا۔

میرے پیرومرشد شیخ المشائخ، گنج کرم حضور، بابا جی سرکار پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو بھی بندہ اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں آتا، وہ بندہ اللہ والا بن جاتا، اس کے دل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر رہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے، راتوں کے وقت جب کہ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اُن کے پاس ہوتا ہے۔(سورۃ النساء آیت 108)

حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ کے رونے کی آواز تین صفیں پیچھے تک سنی۔

ایک رات امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے خادم کے ساتھ گشت کے لیے نکلے۔ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لیے گھومتے پھر رہے تھے۔ چلتے چلتے تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک گھر کی دیوار سے ٹیک لگا کر آرام کی غرض سے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں صبح روشن ہوگئی تو اس گھر کے اندر سے ایک بوڑھی عورت کی آواز آرہی تھی، جو اپنی بیٹی کو دودھ میں پانی ملانے کا حکم دے رہی تھی لیکن لڑکی کی آواز آئی۔ ماں! امیر المومنین کا حکم تجھ کو یاد نہیں رہا؟ جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے کہا، کیا اس وقت امیر المومنین تمہیں دیکھ رہے ہیں؟ جو تم ان سے ڈر رہی ہو۔ لڑکی نے جواب دیا، ماں اگر عمر نہیں دیکھ رہا تو عمر رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے۔ (خلفائے راشدین 163)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مدینہ پاک کے قریب اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحرا میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ وہاں سے ایک چرواہے کا گزر ہوا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے کی دعوت دی۔ اس نے کہا میں نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر کہا، اتنی شدید گرمی ہے، تم نے روزہ رکھا ہوا ہے اور بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی دیانتداری اور تقویٰ کا امتحان لینا چاہا اور کہا کہ ایک بکری ہمیں بیچ دے، اس میں سے کچھ گوشت آپ کو بھی دیں گے تو روزہ افطار کر لینا۔ اس نے کہا، یہ میری نہیں، میرے مالک کی ہے۔ میں خادم ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تو اپنے مالک کو کہہ دینا کہ بھیڑیا کھا گیا۔ اس چرواہے نے کہا کہ میرا مالک تو نہیں دیکھ رہا مگر میرے مالک کا رب دیکھ رہا ہے۔ اِس کے بعد چرواہا غصے سے چل دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس چرواہے کے مالک کے پاس جا کر اس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تم اپنا ظاہر ٹھیک کر لو باطن بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ بھی اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بیلیا! اپنا ظاہر ٹھیک کرو، باطن رب کریم (کی مہربانی و کرم نوازی سے درست ہونے) پر چھوڑ دو۔

شمس العلماء کی گفتگو

خطیبِ اہلسنت، شمس العلماء حضرت پیر سیّد شمس الدین بخاری کے ساتھ ایک نشست میں حضرت شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ کے بارے میں گفتگو

انٹرویو پینل: عبدالصمد مظفر طیبی، سیّد محمد اکمل شاہ

حضرت باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بارے میں اظہارِ خیال کرنا میرے لیے نہایت سعادت و اعزاز ہے۔ آپ ایک سچے عاشق رسول ﷺ ہیں۔ میں نے یہاں ''ہیں'' کا لفظ اس لیے بولا ہے کہ اللہ کا ولی بظاہر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے مگر اس کا فیض قیامت تک جاری رہتا ہے۔ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اللہ کریم کے ایسے ہی ولیوں میں شمار ہوتے ہیں جن کی ظاہری زندگی اور وصال کے بعد کا وقت دونوں قابل رشک ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا حضور گنج کرم پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عکس کرم ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی گفتگو میں اکثر اپنے دادا رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں اپنے بیلیوں کو سنایا کرتے۔ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا ایک روشن باب ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شمس الخطباء، شمس العلماء، خطیب بے

مثال، مدلل مقرر اور بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ خطیب جناب پیر سیّد شمس الدین بخاری مدظلہٗ العالی نے فرمایا۔

آپ شدید بخار کی حالت میں بھی شفقت فرماتے رہے اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں عقیدت کے پھول زبان سے نچھاور کرتے رہے۔ پیر سیّد شمس الدین بخاری صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خاص بیلی سیّد سخاوت حسین شاہ سے ذکر کیا کہ امام الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کے سالانہ ختم شریف کے موقع پر جو علماء اور مقررین تشریف لاتے ہیں وہ زیادہ تر ذاکر قسم کے ہوتے ہیں جو شہدائے کربلا کی شہادت پر ذاکرین جیسی گفتگو کرتے ہیں جس کو سامعین نہایت شوق سے سماعت تو کرتے ہیں لیکن تشنگی رہ جاتی ہے جو خاص انداز میں ذکر حسین رضی اللہ عنہ سننے سے ہی پوری ہوتی ہے۔ ان کے بیانات سے علمی گفتگو نہیں جھلکتی۔ سیّد سخاوت حسین شاہ صاحب نے صوفی برکت علی صاحب سے بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی اِس خواہش کا ذکر کیا۔ صوفی برکت علی صاحب سانده لاہور کے مقیم تھے اور آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا لنگر بھی پکایا کرتے تھے، ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے پیر حاجی انعام اللہ طیبی صاحب نے لنگر شریف کی ذمہ داری سنبھال لی نیز صوفی برکت علی صاحب کی آخری آرام گاہ شرق پور شریف کے قبرستان میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت نیک اور صوفی منش انسان تھے۔

صوفی برکت علی صاحب نے سیّد سخاوت حسین شاہ کو بتایا کہ ایک سیّد عالم ہمارے پاس آتے ہیں۔ آئندہ جب وہ آئیں تو آپ بھی تشریف لائیے اور ان کی تقریر سنیے گا۔ اگر آپ کو پسند آ گئی تو انھیں دربار عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی محفل کے لیے دعوت دے دیں گے۔ اُس وقت میری تقاریر کی ابتداء تھی۔ میں بہت کم محافل میں جایا کرتا تھا۔ بہرکیف سیّد سخاوت حسین شاہ خاص طور پر میری تقریر سننے کے لیے آئے۔ مجھے تو پتہ نہیں تھا۔ میں نے اپنے انداز میں گفتگو کی۔ انھیں میرا اندازِ گفتگو پسند آیا۔ انھوں نے کہا کہ میں بابا جی پیر سیّد میر طیب علی

شاہ بخاری سے بات کروں گا۔ جب باباجی سے میرا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ شہدائے کربلا کے ختم شریف کے موقع پر مجھے لازمی بلائیں۔

دس محرم الحرام کو میں پہلی بار حضرت کرماں والا شریف پہنچا۔ حالانکہ میں نے کہیں اور جانا تھا لیکن اُن سے معذرت کی اور حضرت کرماں والا شریف حاضری کو ترجیح دی۔ کیونکہ یہ بہت بڑا روحانی مرکز ہے۔ میں نے اپنی باری پر محفل میں اپنے علم کے مطابق گفتگو کی۔ میری خوش قسمتی تھی کہ اس وقت باباجی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے میری گفتگو کو بہت پسند فرمایا۔ محفل میں موجود حاضرین نے بھی گفتگو کو بہت پسند کیا۔ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خاص طور پر میرے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہاں جب بھی کوئی محفل ہو گی، اس میں آپ کی تقریر ضرور ہوا کرے گی۔ اس کے بعد پھر لگاتار شہدائے کربلا کے ختم شریف، محفل میلاد اور سالانہ عرس پاک کی محفل میں حاضری ہونے لگی۔ کافی سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے خصوصی حکم تھا کہ اُن کی موجودگی میں مجھے تقریر کے لیے بلایا جائے۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد سے قبل ہی مجھے تقریر کے لیے بلا لیا گیا۔ بعد میں جب آپ تشریف لائے اور معلوم ہوا کہ میں تقریر کر چکا ہوں تو آپ نے مجھے دوبارہ تقریر کے لیے وقت دلوایا اور منتظمین کو سختی سے تاکید فرمائی کہ جب تک میں اسٹیج پر نہ آ جاؤں، بخاری صاحب کو تقریر کی دعوت نہیں دینی۔ باباجی رحمۃ اللہ علیہ میری گفتگو کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ یہ میرے لیے نہایت سعادت کی بات ہے۔

اگرچہ اعلیٰ حضرت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف مجھے نہیں مل سکا لیکن باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر آپ کے داداجان کا فیض مل جاتا تھا۔ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شرقپور شریف سے بہت عقیدت و محبت تھی۔ آپ شرقپور شریف اور اُن سے وابستہ ہر چیز سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے

تھے کہ حضرت کرماں والا شریف کی ساری رونق اور بہار شرق پور شریف کی بدولت ہے۔ میاں شیر محمد شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ کا فیض خاص ہمیں نصیب ہوا ہے۔

باباجی رحمۃ اللہ علیہ بہت درویشانہ طبیعت والے تھے۔ ایک مرتبہ اُس وقت کا وزیر اعظم سیّد یوسف رضا گیلانی محفل میلاد میں آئے تو آپ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور ہو کر اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اللہ کریم نے عزت دی ہے، آپ کا سلسلہ بھی اولیاء اللہ سے ملتا ہے۔ آپ اپنے دور حکومت میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ٹھوس کام کر جائیں۔ یہ کرسیاں آنی جانی ہیں، اگر باقی رہنا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہے۔ آپ کا یہ خطاب آج بھی آن لائن میڈیا پر موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شیر کی طرح اپنے اسلاف کی ترجمانی کی اور حاکم وقت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس وقت علماء میں سے صرف مجھے تقریر کا موقع دیا گیا۔ میں نے بھی اس بات کو کھلا بیان کیا کہ یہ آستانہ کوئی عام آستانہ نہیں ہے۔ یہاں پر کوئی حکمران اپنی ذاتی حیثیت کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا بلکہ یہ سعادت صرف انہیں ملتی ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ سیّد یوسف رضا گیلانی بھی سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ اس حوالے سے یہ ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔

باباجی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو بھی تنبیہ فرماتے تھے کہ کبھی کسی بدعقیدہ کو ووٹ نہیں دینا۔ آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تصویر ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ آل پاک اور اصحابہ کرام کا نام نہایت عقیدت اور احترام سے لیا۔ آپ ہمیشہ عقیدہ کی درستگی کو فوقیت دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کرتے ہوئے الفاظ کا چناؤ اور ادائیگی کا خاص خیال رکھتے تا کہ سیدھے سادے مرید بھی آپ کی بات کو آسانی سے سمجھ لیں۔ ویسے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سیّد اور آلِ اطہار کی لڑی سے ہیں پھر ولیء کامل بھی ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو میں تاثیر ہونا لازمی ہے۔ میں نے باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ عام پیروں جیسے نہیں تھے۔ ہر حوالے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معاملات بہت اچھے تھے۔ پرہیز گاری، تقویٰ کا

عملی نمونہ نظر آتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو بھی یہی تبلیغ کیا کرتے تھے کہ ایک تو اپنے عقائد کو درست رکھیں اور دوسرا اپنے اعمال صحیح رکھیں۔

آپ کے تمام معاملات سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھے۔آپ بہت سخی تھے۔ میں نے خود دیکھا کہ جب کوئی مرید محفل میں نذرانہ پیش کرتا تو آپ وہ نذرانہ مقرر یا نعت خواں کے سامنے رکھ دیا کرتے۔ایک دفعہ ایک مرید آپ کے پاس آیا، اس نے نعت خواں کے آگے پانچ روپے کا نوٹ رکھا اور ایک لاکھ روپیہ آپ کو پیش کر دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ لاکھ روپیہ بھی نعت خواں کے سامنے رکھ دیا۔نعت خواں کی تو چاندی ہوگئی۔ایک مرتبہ گلشن راوی لاہور کے رہائش ایک شیخ صاحب نے میرے ذریعے باباجی رحمۃ اللہ علیہ سے محفل میں آمد کا وقت لے لیا۔جب آپ تشریف لائے تو اُنھوں نے باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ہزاروں روپے کے نوٹوں کا ہار بنوایا۔جب آپ تشریف لائے تو جیسے ہی وہ ہار آپ کو پہنایا گیا، آپ نے وہ ہار اسٹیج پر موجود نعت خواں کو دے دیا۔باباجی رحمۃ اللہ علیہ دل کے سخی تھے اور یہ آپ کا استغناء ہے۔

پیر سیّد شمس الدین بخاری صاحب نے مزید بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد پاک کے حوالے سے جو کام سرانجام دیا ہے وہ قیامت تک قابلِ تحسین رہے گا۔میں پاکستان کے دور دراز علاقوں میں گیا، چولستان کے صحرا میں گیا، میں نے وہاں بھی مرکز محفل میلاد کے بورڈ دیکھے جن پر باباجی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی لکھا ہوتا تھا۔آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ میلاد کو وفود کے ذریعے عام کیا۔آپ نے مریدین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت اور لگن کا تحفہ دیا جو کسی عام پیر کا کام نہیں۔یہ معاملہ اُسی کے سپرد ہوتا ہے جو سچا عاشق ہو۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عرس کی تقریبات میں مریدین نہ بھی آئیں تو کوئی بات نہیں لیکن میلاد شریف میں لازمی شرکت کریں۔یہی وجہ ہے کہ ہر سال میلاد پاک کی محفل میں لاکھوں کا اجتماع دیکھنے کو ملتا۔مجھے یقین ہے کہ ان شاءاللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیضِ کرم قیامت تک جاری رہنا ہے۔

☆ عبدالصمد مظفر، لاہور

مُرشِد کا اندازِ کرم

الحمدُ للہ! مجھے اور میرے بڑوں کو اولیائے حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کا شرف حاصل ہے۔ ان شاء اللہ آنے والی نسل بھی آپ کے ہی دامانِ کرم سے وابستہ ہوگی۔ قبلہ دادا جی اور والد گرامی اعلیٰ حضرت حضور گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں جبکہ بڑے بھائی اور مجھے بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کا شرف حاصل ہے۔ گھر میں جب بھی کسی آستانے کا نام سنا تو وہ صرف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ہوش سنبھالتے ہی درود پاک سکھایا گیا۔ یوں ہم ان بیلیوں میں شمار ہونے لگ گئے جن کے بارے میں حضور گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری آواز تو اُن تک بھی پہنچ گئی ہے، جو ابھی اس دنیا میں بھی نہیں آئے۔

سالانہ عرس پاک میں شرکت کے لیے ہر سال بھرپور تیاری کی جاتی۔ والد گرامی میٹھے پتاشے اور بھنے ہوئے چاول ساتھ لے کر جاتے۔ والد گرامی کے وصال کے بعد بڑے بھائی کے ساتھ آستانہ عالیہ پر حاضری کے لیے جانا ہوا۔ بابا جی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضور بابا جی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔ عرس شریف میں آپ کو دیکھا تو قلبی و بصری اطمینان ملا۔ آپ کو ایک نظر دیکھ لینے سے ہی راحت مل جاتی۔ ایک مرتبہ بیلی آپ کی زیارت کرتے ہوئے گزر رہے تھے تو دروازے کی اوٹ سے میں بھی آپ کی صورت دیکھنے کے لیے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ جیسے ہی

آپ کی صورت نظروں میں سمائی، لبوں پر درود پاک جاری ہو گیا۔

میری ملاقات جب ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی سے ہوئی تو ادبی خیالات کا تبادلہ ہوا اور پھر انہوں نے مجھے ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا کے مرکزی اسٹال پر مامور کر دیا جہاں حاجی علی احمد صاحب آف شیخوپورہ اور جناب تصور محمود بٹ آف جہلم کے ساتھ مل کر ذمہ داری نبھانے لگا۔ عرس کا پہلا دن تھا۔ رات دربارِ عالیہ میں ہی قیام تھا۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی کے سامنے والی چھوٹی مسجد میں استراحت کی۔ رات کے پچھلے پہر کسی بیلی نے آواز بلند کی کہ بیلیو! بابا جی حویلی میں تشریف فرما ہیں اور یاد کر رہے ہیں۔ ہم لوگ جلدی سے اٹھے اور وضو تازہ کر کے حویلی میں چلے گئے جہاں آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے اور بیلیوں سے شفقت بھرے انداز میں گفتگو کر رہے تھے۔ آسمان پر چاند اپنے جوبن پر تھا اور زمین پر شیخ کریم رحمۃ اللہ علیہ کے کرم کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آپ نے ہماری جانب ایک نظر فرمائی اور پھر یک دم تکیہ کے پاس رکھی ٹوپی اٹھائی اور سر پر رکھتے ہوئے فرمایا: بیلیو! معذرت چاہتا ہوں کہ ننگے سر بیٹھا ہوں پھر آپ نے تمام بیلیوں سے محبت فرمائی اور ارشادات فرمائے۔ یقین کریں، میں قسم کھا کر اقرار کرتا ہوں کہ اس وقت ایسے ہی لگ رہا تھا کہ آس پاس کی خوبصورتی ہمارے شیخ کریم سے وابستہ ہے۔ ایک روشنی کا ہالہ تھا جو آپ کے ارد گرد تھا۔ سبحان اللہ

دادا جان، والد گرامی اور بڑے بھائیوں کی مکمل داڑھی تھی۔ میرا دل کرتا کہ میں حضرت کرماں والا شریف بیعت ہو جاؤں لیکن پھر سوچتا کہ مجھے بھی داڑھی لازماً رکھنا ہو گی۔ آخر ایک چشتی سلسلے کے مرید جو میرے قریبی عزیز تھے، اُن سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ جہاں میں مرید ہوں، وہاں چلو، وہاں پیر صاحب پینٹ شرٹ پہننے والوں کو داڑھی کے بغیر بھی بیعت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے پیر خانے چلا گیا۔ پیر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ نہایت شفقت سے بات کی۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنی والدہ سے اجازت لے کر آئے ہیں؟ میں نے کہا، جی بالکل۔ پھر انھوں نے پوچھا کہ آپ کے والد اور بڑے بھائی

کہاں مرید ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت کرماں والا شریف۔۔۔تو وہ مسکرائے اور بولے، بیٹا آپ کا حصہ بھی وہاں ہی ہے۔آپ اُنہی کے مرید ہو گے۔

میلاد شریف کے سلسلے میں دربار شریف حاضری ہوئی تو والدہ نے پگڑی اور مٹھائی دی کہ باباجی کو پیش کر کے مرید ہو جانا۔میں جب باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے شفقت فرمائی اور ارشاد فرمایا۔پیر جی! میں لاہور مسجد نور آؤں گا تو وہاں ہی مرید کروں گا۔ میں پگڑی لے کر گھر واپس آ گیا۔کچھ ہفتوں بعد آپ مسجد نور المعروف چٹی مسجد تشریف لائے۔ وہاں اپنے حجرے میں بیلیوں سے ملاقات کے بعد زائرین کو سلسلے میں مرید کرنے لگے۔یہاں میں ایک بات بتاتا چلوں کہ جب میں چشتیہ سلسلے میں بیعت ہونے کے لیے گیا تھا تو دل میں خیال تھا کہ حضرت کرماں والا شریف تو بیلیوں کا ہجوم ہوتا ہے، میں تو تب ہی بیعت ہوں گا، جب پیر صاحب مجھے قریب بٹھا کر مرید کریں گے۔چنانچہ جب مسجد نور میں زائرین بیعت ہونے لگے تو باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جن بیلیوں نے بیعت ہونا ہے وہ قبلہ رُخ ہو کر دوزانو بیٹھ جاؤ۔چنانچہ میں قبلہ رُخ ہونے کے لیے اُٹھا تو باباجی نے فرمایا، پیر جی! آپ میرے پاس آ جائیں اور میری طرف منہ کر لیں۔میرا وجود اس وقت ایک ایسے وجد میں آ گیا کہ بیان کرنا مشکل ہے۔قریب ہو کر بیعت ہونے کی خواہش کے ساتھ نظرِ کرم بھی ہوئی کہ سب بیلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب تھا اور میری سرکار نے میرا رُخ اپنے رُخِ کرم کی جانب کروالیا۔صدقے جاؤں، ایسے کریم پر جو نظرِ کرم کریں تو بے بہا کرتے ہیں۔باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، پیر جی! کیا آپ ابھی مرید نہیں ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا، حضور مرید تو پیدائشی ہوں مگر اب بیعت ہونا ہے تو آپ کے چہرۂ کرم پہ مسکراہٹ آ گئی۔آپ نے درود پاک پڑھایا اور پیر عبدالعلیم قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ بیلیوں کو درود شریف اور سبق سکھا دیں۔پھر میری طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا، پیر جی کو تو آتا ہے۔باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ سے جب بھی ملاقات ہوئی، آپ نے نظرِ کرم فرمائی۔ہزاروں کے ہجوم میں بھی اشارہ کر کے فرماتے، پیر جی سب خیر ہے نا؟

میرے بڑے بھائی کو کراچی میں نامعلوم دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تو میں باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ محترم ثناء اللہ طیبّی نے ملاقات کروائی۔ جب خدمتِ اقدس میں پیش ہوا تو آنسوؤں کا دریا آنکھوں سے اُبل آیا۔ باباجی حضور نے تسلی دی اور فرمایا پیر جی! غم نہ کرو۔ قاتل جلدی مارے جائیں گے، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جا کر بیٹھ جائیں، صبر آ جائے گا۔ چنانچہ میں دربار شریف میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ کچھ لمحوں بعد میرے آنسو تھم گئے اور دل کو سکون بھی مل گیا۔ چند مہینوں بعد اطلاع ملی کہ جن پر شک تھا وہ لوگ کسی اور کی فائرنگ سے اپنے انجام تک پہنچ گئے۔ اللہ اکبر

ایک اور واقعہ جو میرے ساتھ پیش آیا کہ میری ناک میں ایک غدود بن گئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی گئی اور سانس لینے میں دقت محسوس ہونے لگی۔ دربار عالیہ پر عرس پاک میں شرکت کے لیے آنا ہوا تو مجلّہ حضرت کرماں والا کے اسٹال پر ذمہ داری نبھانے لگا۔ آخری روز دعا کے بعد باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیلیو لنگر کھا کر جانا اور یہاں کا پانی بھی لنگر ہے۔ میں چونکہ اسٹال پر تھا اس لئے لنگر شریف نہ کھا سکا۔ میں نے سوچا کہ باباجی نے فرمایا تھا کہ یہاں کا پانی بھی لنگر ہے تو کیوں نہ وضو خانے سے پانی پی لوں۔ پانی پیتے ہوئے میری ناک سے خون بہنے لگا تو میں نے پانی ناک میں ڈالنا شروع کر دیا۔ ناک میں ایک دم کھجلی سی ہوئی اور مجھے ایک چھینک آئی۔ پھر گوشت ایک لوتھڑا ناک سے نکل کر زمین پر گر گیا جس کے بعد آج اس واقعہ کو کم از کم بیس سال ہونے کو ہیں لیکن پھر کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ ورنہ میں تو آپریشن کروانے کا پورا ارادہ کر چکا تھا۔ ہم اپنے والدِ گرامی سے اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سنا کرتے تھے اور اُن کا ذکر ہماری تربیت میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام بہن بھائیوں کا وقت کے ساتھ ساتھ پیر خانے سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ جب باباجی حضور پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی تو اعلیٰ حضرت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کا فیض و کرم ملتا رہا۔ بلاشبہ آپ اپنے دادا کا عکس ہیں۔ اللہ کریم آپ پر بے شمار رحمتیں فرمائے۔ آمین۔

☆ محمد نواز کھرل

جانے والے تجھے روئے گا زمانہ برسوں

خطیبِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور) علی، علی، علی کا ورد کرتے اللہ کے حضور پیش ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔ اہل حق کی ایک توانا آواز ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی۔۔۔ زندگی بھر اپنے خطبوں کے ذریعے عشق رسول کی خوشبوئیں بکھیرنے والا ایک خوش بخت اور مقبول ترین خطیب ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا۔۔۔ اہل بیت اطہار کے ساتھ والہانہ محبتوں اور عقیدتوں کا لہک لہک اور چہک چہک کر پر جوش اظہار کرنے والا ایک ہر دلعزیز مقرر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔۔۔ اپنے خطبات کو تذکار صحابہ کرام سے سجانے والے باکمال عالم دین کی زندگی کا چراغ بجھ گیا۔۔۔ خطابت کے آسمان پر چمکنے والا چاند غروب ہو گیا۔۔ ہمارے مرشد و محبوب، آقائے نعمت حضرت پیر سیّد ریاض حسین شاہ جی سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہمارا دیرینہ اور متحرک و مخلص تنظیمی ساتھی، خاندان رسول کی عظمتوں کے گیت گاتا ہوا موت کی وادی میں اتر گیا۔۔۔ پنجتنی اور مولائی مزاج رکھنے والے پیارے اور البیلے مفتی صاحب کے اچانک سانحہء ارتحال پر دل دُکھ سے اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی ہیں۔۔ درِ بتول کی گدائی پر نازاں رہنے والے مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کے ساتھ محبت بھرا تعلق اور تنظیمی رفاقت کم و بیش 30 برس پر محیط ہے۔۔۔ صوفیا کی فکر کی علمبردار "جماعت اہل سنت" کے پلیٹ فارم پر مفتی صاحب اور ہم نے برس ہا برس اکٹھے کام کیا۔۔۔ انھوں نے جماعت اہل سنت ضلع لاہور کے جنرل سیکریٹری کے منصب سے تنظیمی سفر شروع کر کے امیر صوبہ پنجاب کے

اہم ترین عہدے تک شاندار خدمات سرانجام دیں۔۔۔مظفر گڑھ کے چھوٹے سے گاؤں سے اٹھ کر عالمی سطح پر اپنی شناخت بنانے والے مفتی محمد اقبال چشتی نے اپنی ذاتی جدوجہد، مسلسل محنت اور اپنی قابلیت سے اپنا نام اور مقام بنایا۔۔۔آل رسول کے ساتھ ان کی وارفتگی بھری وابستگی، ان کی ذات کا جگمگاتا ہوا نمایاں پہلو تھا۔۔مفتی صاحب تین ہفتے قبل کینیڈا سے لندن پہنچے تو المصطفیٰ کے ہیڈ آفس میں ان کے ساتھ تفصیلی ملاقات ہوئی، اکٹھے کھانا کھایا اور دیر تک مفتی صاحب کی ست رنگی باتوں سے محظوظ ہوتے رہے، اس ملاقات میں مفتی صاحب نے جناب عبدالرزاق ساجد کے ساتھ آئندہ زندگی میں المصطفیٰ میں سرگرم کردار ادا کرنے کا وعدہ کیا اور اکٹھے امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کرنے کا پلان بنایا۔۔۔لندن کی ملاقات کے بعد برمنگھم میں بھی محترم پیر سیّد منور حسین شاہ جماعتی کی رہائش گاہ پر پیر سیّد محمد عرفان شاہ مشہدی، علامہ حافظ فضل احمد قادری، عبدالرزاق ساجد اور دوسرے علماء ومشائخ کی مجلس میں جناب مفتی صاحب جانِ محفل بن کر چہکتے اور مہکتے رہے۔آہ! برمنگھم کی یہ بیٹھک آخری ملاقات ثابت ہوئی۔۔۔ مفتی صاحب چلے گئے، ہم نے بھی اپنی باری پر چلے جانا ہے لیکن لوگو! دیکھو، اہل بیت اطہار کے ساتھ سچی محبت نے مفتی صاحب کو کیسی کیسی عظمتیں اور کیسی آن بان اور شان عطا کی، آج دنیا بھر میں ان کی موت کا سوگ منایا جا رہا ہے اور ہزاروں آنکھیں ان کے بچھڑ جانے پر اشکبار ہیں۔۔۔ پیارے مفتی صاحب! آپ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔۔۔آپ کے خطبوں کی گونج سنائی دیتی رہے گی۔۔۔لاکھوں دلوں میں آپ کے جلائے ہوئے مؤدت اہل بیت اور عظمت صحابہ کے چراغوں کی لو کبھی مدھم نہیں ہوگی۔۔۔ پیارے چشتی صاحب! آپ کے جذبوں کو سلام۔۔۔آپ کی تگ وتاز کو سلام۔۔۔سادات کرام علیہم السلام سے آپ کی بیکراں محبت کو سلام۔۔۔

زمانے میں تجھ سے لاکھ سہی، تو مگر کہاں

☆ پروفیسر ذوالفقار علی نقشبندی

عالمِ باکمال — یادگارِ اسلاف — صوفی بزرگ

حضرت پیر محمد عنایت احمد رح نقشبندی

المعروف حضورِ گنجِ عنایت سرکار

حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی المعروف حضورِ گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ 18 نومبر 1937ء کو وادی کشمیر کے معروف گاؤں ''کلسیاں'' کے ایک دینی و روحانی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت میاں صحبت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ شرافت، دیانت اور روحانیت کے اعتبار سے پوری وادی میں الگ پہچان رکھتے تھے۔ حضرت صحبت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ بٹالہ شریف انڈیا میں بیعت تھے جن کی شہرت پورے ہندوستان میں تھی۔ تبلیغ دین اور روحانی فیض کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی تھا اور پھلوں کے کچھ باغ بھی ملکیت تھے۔

آپ کی والدہ انتہائی نیک سیرت اور پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ آپ کی ولادت کے بعد آپکے گھر معروف روحانی بزرگ حضرت سیّد ولایت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مبارک باد دینے کے لیے تشریف لائے اور آپکو گود میں اٹھا کر پیار کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ بچہ اپنے

وقت کا قطب، عالم دین اور منبع رشد و ہدایت ہوگا اور لاکھوں بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی کچھ اس طرح لاج رکھی کہ جب اس بچے نے منصبِ ولایت پر فائز ہونے کے بعد خود کو دین الٰہی کی تبلیغ اور نبی کریم ﷺ کی محبت کو عام کرنے میں وقف کر دیا اور پورے ملک سے لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور فیض حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

ابتدائی تعلیم

حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر کے گاؤں ”کلسیاں“ کے ایک سرکاری سکول میں دنیاوی تعلیم کا باقاعدہ آغاز کیا۔ جبکہ قرآن کریم اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان وادی کشمیر سے ہجرت کر کے گجرات کے نواحی قصبے چک 34 میں آکر آباد ہوگیا۔ یہاں آئے ہوئے ابھی چند سال ہی گزرے تھے کہ آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہوش سنبھالا تو والد گرامی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علاقے کی معروف دینی شخصیت، شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں داخل کروا دیا۔ کچھ عرصہ تو دینی تعلیم کا سلسلہ چک 34 میں ہی جاری رہا پھر جب حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ نے اوکاڑہ شہر میں ایک بڑے دینی مدرسے ”اشرف المدارس“ کی بنیاد رکھی تو آپ بھی اپنے والدِ گرامی کے حکم پر اوکاڑہ تشریف لے آئے اور سالہا سال تک یہاں تعلیمی مدارج طے کرتے رہے۔ بعدازاں آپ پاکپتن شریف میں شیخ الحدیث مولانا منظور احمد رحمہ اللہ کے ہاں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے پھر آپ قصور شہر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ قصوری رحمہ اللہ کے مدرسے میں تعلیمی مدارج طے کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی اکابر بزرگوں اور اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی، جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں:

1) ولی کامل حضرت ابوالبرکات سیّد محمد احمد قادری رحمہ اللہ

2) حضرت سیّدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی رحمہ اللہ

3) شیخ القرآن حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ

4) شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ قصوری اشرفی رحمہ اللہ

5) حضرت مولانا منظور احمد رحمہ اللہ (کروڑ پکا)

6) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی رحمہ اللہ

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت

حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ جب تک اشرف المدارس اوکاڑہ میں زیرِ تعلیم رہے۔ حضور گنجِ کرم حضرت پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت کا رشتہ بھی استوار ہوتا رہا۔ کئی مرتبہ آپ حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ کے ہمراہ حضرت کرماں والا شریف حاضر ہوئے۔ پھر آپ کے دل میں روحانیت کی منازل طے کرنے کا ایسا جنون طاری ہوا کہ اکثر وہاں حاضری دینے لگے۔ ایک شام گنجِ کرم حضرت پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے کا شوق دل میں موجزن ہوا تو پیدل ہی حضرت کرماں والا شریف جا پہنچے۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ گوشہء خاص میں وظائف میں مشغول تھے، جب آپ کی نظرِ کرم اِن پر پڑی تو مرید ہونے کی استدعا کی۔ یہ سن کر حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ''بیلیا! تم تو روزِ ازل سے ہی میرے مرید ہو''۔ پھر تہجد اور درود شریف کے متعلق ارشاد فرمایا اور اپنا دستِ شفقت پیر محمد عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سینے پر پھیرا اور تھپکی دی اور فرمایا تمہیں جملہ علوم حاصل ہوں گے، تم عالمِ باعمل اور صالح مرد بنو گے اور تمہارا سینہ روشن ہوگا۔

اشرف المدارس اوکاڑہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ زیرِ تعلیم تھے کہ ایک دن حضرت کرماں والا شریف حاضر ہوئے اور حضرت گنجِ کرم پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ علم کے لئے درخواست کی اور عرض کی، حضور! دعا فرمائیں کہ میں مولوی بن جاؤں، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا میں تمہیں ولی نا بنا دوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی۔

نہیں حضور! مجھے مولوی بننا ہے۔ حضرت گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیلیو! "اے ساڈا مولوی کملااے" کہتا ہے مجھے مولوی بناؤ لیکن ہم نے اسے ولی بنانا ہے۔ اللہ اکبر

اسکے بعد حضرت گنجِ کرم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مردِ کامل بنائے گا"۔ آپ اپنے مرشدِ کریم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر اکثر ایک جملہ رہتا کہ "میرے کرماں والوں کی بڑی شان ہے"

حیاتِ مقدسہ

ولی کامل حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ 1969ء میں کبوتر پورہ شریف گلبرگ 3 میں تشریف لائے تو یہاں مسجد کی بنیاد رکھی اور باقاعدہ 1971ء میں آپ نے مسجد کا نام "جامع مسجد طٰہٰ" رکھا۔ مسجد کی بنیاد رکھنے کے بعد ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیلیوں کے ہمراہ حضرت کرماں والا شریف میں حضرت باباجی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اسوقت مسجد کافی خستہ تھی۔ حضرت قبلہ باباجی سرکار نے 3 مرتبہ پوچھا کہ مسجد کا کیا حال ہے؟ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی، الحمدُ للہ رب العالمین، ٹھیک ہے۔ اسکے بعد اگلے دن نماز جمعہ کے بعد انتظامی بیلیوں نے کہا کہ معمار بلوا کر کام شروع کروائیں۔ پھر پتا نہیں کیسے کام بنا اور ایک روحانی مرکز قائم ہو گیا۔

ابتداء میں جب آپ نے نمازِ جمعہ کا اہتمام کیا تو نمازیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی لیکن چند ہی سالوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ جامع مسجد طٰہٰ کی جانب ہونے لگا۔ ہر نماز کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہزاروں لوگوں نے آپکے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ لاہور اومنی بس ورکشاپ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل 14 سال تک درس دیتے رہے۔

عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا آغاز کروایا اور کئی علماء و مشائخ دورہ حدیث سمیت

جملہ علوم حاصل کرنے کی غرض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک رہے۔ باباجی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب بیلی محترم جنید اشرف بٹ صاحب فرماتے تھے کہ میں فردوس مارکیٹ گلبرگ میں رہائش پذیر تھا اور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کئی مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے۔ اکثر مجھ سے پوچھتے کہ بٹ صاحب آپ جمعہ کہاں پڑھتے ہیں؟ میں عرض کرتا کہ مقامی مسجد میں تو حضرت باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ آپ جمعہ کبوتر پورہ شریف میں مولانا محمد عنایت احمد صاحب کے پاس پڑھا کریں۔ یہ قبلہ باباجی سرکار کی خاص مہربانی اور نگاہ کرم تھی۔

حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اخلاقِ حسنہ کے بلند مقام پر فائز تھے۔ آپکی دلنشین مسکراہٹ کی شرینی اور دل رُبا گفتگو کی چاشنی آج بھی ذہنوں میں رس گھول رہی ہے۔ دھیمے لہجے میں آپکی زبانِ اطہر سے الفاظ پھول بن کر نکلتے اور بکھرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ یہ تھا کہ جو ایک مرتبہ آپ کی صحبت میں وقت گزارتا، وہ آپ ہی کا ہو جاتا۔

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد طٰہٰ کبوتر پورہ شریف تشریف لائے اور بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بروزِ قیامت جب میرا رب مجھ سے پوچھے گا کہ اے غلام علی! تم دنیا سے میرے لئے کیا لائے ہو تو میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ میں تیرے برگزیدہ بندے ”محمد عنایت احمد“ کو لایا ہوں۔ اللہ اکبر

یہ کہتے ہوئے فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ ہے، میں حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی کو عطا کرتا ہوں۔ حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی تبلیغ کی اور لاکھوں نوجوانوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 45 سال تک جامع مسجد طٰہٰ کبوتر پورہ شریف میں امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔

انتقالِ پُر ملال

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنے رب اور اس کے پیارے حبیب حضرت محمد

ﷺ کے ارشادات کومخلوق تک پہنچانے اور بھٹکے ہوئے انسانوں کوراہ راست پر لانے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔ ایسی ہستیوں کو لوگ ''ولی کامل'' کے لقب سے پکارتے ہیں۔ ایسی ہی منبع رشد و ہدایت ہستیوں میں شیخ طریقت، ولی کامل حضرت علامہ پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی المعروف حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک بھی شامل ہے جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین الٰہی کو سیکھنے، شریعت محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہونے اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہِ راست پر لانے میں صرف ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ 73 سال کی عمر پا کر 31 جولائی 2011ء کو وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ لاہور کے بڑے جنازوں میں شمار کیا جاسکتا ہے جس میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خاصہ تھا کہ جو بھی آپکی بارگاہ میں کچھ وقت گزارتا وہ یہی کہتا کہ آپ سب سے بڑھ کر مجھ سے پیار کرتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے حکم اور شیخ المشائخ باباجی حضور سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے آستانہ عالیہ حضور گنج عنایت سرکار کے سجادہ نشین، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے صاحبزادہ محمد عمر نقشبندی کو مقرر کیا گیا۔ قبلہ صاحبزادہ محمد عمر نقشبندی مجددی حفظہ اللہ مریدین کی رہنمائی اور آستانہ عالیہ حضور گنج عنایت سرکار کا انتظام و انصرام خانقاہی نظام کے خطوط پر دورِ جدید سے ہم آہنگ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مقدس (قبرستان) کبوتر پورہ شریف نزد سیون اَپ سٹاپ گلبرگ 3 لاہور میں واقع ہے۔ جہاں ہر وقت تلاوتِ قرآن مجید کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عاشقانِ رسول ﷺ آپ کے روحانی فیضان سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

حضور گنجِ عنایت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا دو روزہ سالانہ عرس مبارک ہر سال 27، 28 شعبان المعظم کو آپ کے مزار مبارک پر منعقد ہوتا ہے۔

مُرشِد کی یادیں

شیخ المشائخ، فخرو نازِ گنجِ کرم، جانشینِ گنجِ کرم، اِمام و پیشوائے سلسلہ عالیہ طیّبیہ

پیر سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری

باباجی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اِسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اِس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیّبی

مجددی نقشبندی

انسان اپنی زندگی میں کئی مقامات و مکانات پر قیام کرتا ہے مگر کوئی بھی اُس کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ آج یہاں تو کل وہاں۔ بندہ سمجھتا ہے کہ بس اب یہ جگہ میری ہے مگر وہ

جگہ کہتی ہے کہ ذرا ٹھہرو! چند دن کے بعد تم میرے ہو جاؤ گے۔ البتہ کچھ جگہیں ایسی ہوتی ہیں کہ دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ انسان خواہ کہیں بھی چلا جائے مگر اُس کا دل و دماغ اور اُس کی روح مسلسل اُس جگہ کی طرف کھینچی چلی جاتی ہے۔ عموماً ایسی جگہ لوگوں کی پیدائش اور بچپن سے جُڑی ہوتی ہے مگر میں اِس معاملے میں کچھ زیادہ خوش قسمت واقع ہوا ہوں کیوں کہ میں جس جگہ و مقام کے ساتھ دیوانہ وار اور جذباتی طور پر وابستہ ہوں، وہ حضرت کرماں والا شریف کی سرزمین ہے۔ جہاں مجھے اپنا بچپن گزارنے اور لڑکپن عبور کر کے جوانی میں قدم رکھنے کا موقع ملا۔ جس جگہ و مقام کے ذرے بھی آسمان کے ستارے لگتے ہیں۔ یہ بات بھی حقیقت ہے کہ حضرت کرماں والا شریف زمیں پر ایک ایسا مکاں ہے جو سارے کا سارا کل جہاں ہے۔

میں اپنی خود بیتی اور یادِ مرشد کے اِس سلسلے میں اب اُس مقام پر ہوں جہاں سے میں لڑکپن میں داخل ہو رہا تھا۔ اب میں از خود ہی کبھی جمعرات اور کبھی جمعہ کے دن حضرت کرماں والا شریف پہنچ جاتا تھا اور بھرپور روحانیت والی جگہ پر خاک نشین رہتا۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کرماں والا شریف میں ہی قیام فرما ہوتے تو آپ کی زیارت سے شرف یاب ہو جاتا ورنہ حضرت کرماں والا شریف میں مستقل رہائش پذیر کئی پرانے خدام/ بیلی بھی الگ الگ اور منفرد انداز سے تربیت کیا کرتے تھے۔

لنگر شریف کے اندرونِ خانہ والے دروازے پر بابا حاجی فرزند بودلہ صاحب کی ڈیوٹی ہوتی تھی کہ باہر سے اندرونِ خانہ پیغام بھیجتے یا لنگر شریف منگواتے۔ لمبے تڑنگے قد کاٹھ والے تھے اور بالکل سفید بالوں پر مشتمل لمبی داڑھی تھی۔ زبردست رعب و دبدبہ رکھتے تھے۔ ہر وقت موٹے حروف والا بڑے سائز کا قرآن شریف سامنے رحل (لکڑی سے بنا ہوا سٹینڈ) پر رکھ کر پڑھتے رہتے۔ غالباً روزانہ کم از کم ایک یا دو سپارے ختم کرتے ہوں گے۔ پھر موٹے موٹے دانوں پر مشتمل تسبیح کو تیزی سے پھیرتے اور وظائف پڑھتے رہتے تھے۔ اُن سے جس قدر نورانیت پھوٹتی تھی وہ بہت خال خال ہی لوگوں میں دکھائی دیتی ہے۔

> ارشاد فرمایا کہ جا کر بابا نواب شاہ صاحب سے پوچھ کر آئیں، ''ابھی بارش ہوگی یا نہیں؟''

بابا حاجی بودلہ کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے بزرگ بھی یادگار ہستی کی طرح میری یادوں میں بسے ہوئے ہیں، اُن کا نام بابا نواب شاہ تھا۔ وہ بھی بہت زیادہ عبادت گذار اور بھرپور رعب و دبدبہ والے تھے۔ بابا نواب شاہ صاحب دراصل حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے رشتہ دار بھی تھے یعنی گنجِ کرم حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اُن کا کافی زیادہ اکرام و ادب کیا کرتے تھے اور گاہے بگاہے خاص طور پر اُن کے پاس تشریف لے جاتے اور سلام و دعا کیا کرتے۔ اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی نہ کسی کو بابا نواب شاہ صاحب کے پاس کچھ خاص کھانے کے لیے دے کر بھیجا کرتے یا پھر کبھی نقد رقم عنایت فرماتے اور بابا نواب شاہ صاحب کو پیش کرنے کی تاکید فرماتے۔ بعض مرتبہ مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی کے باغ میں دیکھا تو کچھ نوٹ دے کر ارشاد فرمایا کہ اِن میں اتنے اتنے خود رکھ لیں اور باقی اتنے نوٹ جا کر بابا نواب شاہ صاحب کو پیش کر دیں۔

بابا نواب شاہ صاحب کے حوالے سے مجھے آج بھی ایک بات بہت اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے حجرہ میں ارشاد فرمایا کہ جا کر بابا نواب شاہ صاحب سے پوچھ کر آئیں، ''ابھی بارش ہوگی یا نہیں؟''۔ چنانچہ میں حویلی میں بنے ہوئے برآمدے کی طرف چلا گیا جہاں بابا نواب شاہ صاحب اپنی چارپائی پر قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے درود شریف پڑھ رہے تھے۔ میں نے اُن کے پاس پہنچ کر کہا کہ مجھے پیر جی (یعنی بابا جی

رحمۃ اللہ علیہ) نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور پوچھا ہے کہ کیا بارش ہوگی؟ میری بات سن کر بابا نواب شاہ صاحب تھوڑا آگے کی طرف جھکے، ایک ہاتھ سے چک یعنی چلمن کو ہٹا کر آسمان کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر فرمانے لگے کہ جا کر پیر جی (حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) کو بتاؤ کہ ہلکی ہلکی بارش ہوگی۔ میں یہ بات سن کر واپس چلا گیا اور حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اُن کا جواب عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے اور پھر اِرشاد فرمایا کہ ابھی دوبارہ جا کر پوچھو۔ چنانچہ میں پھر سیدھا بابا نواب شاہ صاحب کے پاس چلا گیا اور اُن سے دوبارہ کہا کہ پیر جی (یعنی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) نے پھر بھیجا ہے اور پوچھا ہے کہ دوبارہ دیکھ کر بتائیں بارش ہوگی یا نہیں ہوگی؟ بابا نواب شاہ صاحب نے بالکل پہلے کی طرح چک کو ہٹا کر آسمان کی طرف دیکھا اور چہرے کے تاثرات تھوڑے سے مختلف ہوئے جو اُس وقت میں نے زیادہ محسوس نہیں کیے تھے، آسمان کی طرف دیکھنے کے بعد کہنے لگے جا کر پیر جی (یعنی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) سے عرض کرو کہ اب بارش نہیں ہوگی۔ میں نے واپس جا کر عرض کیا تو حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرانے پر اکتفاء فرمایا۔ کیا کمال کے راز و نیاز تھے مگر اُس وقت میرا ذہن اِن معاملات کو صرف نوٹ کر رہا تھا اور شاید آج کے اِس وقت کے لیے ریکارڈ کر رہا تھا کہ جب مجھے اپنی یادداشتوں کو تحریر کی شکل دینی تھی۔

بعض دیگر بیلیوں کی یاد بھی میرے ذہن میں آ رہی ہے جن میں ایک بابا چکی والا ہوا کرتا تھا جس کی ڈیوٹی حضرت کرماں والا شریف گاؤں کے کنارے پر واقع چکی (آٹا پیسنے والی مشین) پر لگی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے ساری زندگی خدمت میں گذاری اور شادی تک نہیں کی۔ ایسا ہرگز نہیں تھا کہ وہ شادی سے انکاری تھے کیونکہ آخری وقت تک اُن کے بے داغ کردار نے ثابت کیا کہ اُن کی شادی کی طرف توجہ ہی نہیں تھی۔ پھر ایک بابا کھرا ابھلا نامی بزرگ تھے جن کا نام اِس وجہ سے ''کھرا ابھلا'' پڑ گیا تھا کہ وہ مختصر دورانیئے کے کسی سفر پر جاتے تو کوئی سواری پکڑنے کی بجائے پیدل ہی چل پڑتے اور لنگر شریف کی خدمت کے سلسلے میں جو کام ذمے لگایا

جاتا، وہ کر کے واپس آتے اور منتظم کو کرائے والی چونی دوّنی بھی واپس کر دیتے اور کہتے کہ میں نے سوچا لنگر شریف کے پیسے بچا کر پیدل چلا جاتا ہوں۔ یعنی وہ لنگر شریف کے پیسے یا ذرائع کے استعمال کے معاملے میں بیحد محتاط رہتے جس کی وجہ سے کھرا بھلا نام پڑ گیا۔ ایک بیلی ''ڈاکٹر محمد علی'' نامی حکمت وغیرہ کیا کرتے تھے اور ہر ایک کو درود شریف و بسم اللہ شریف پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

ایک اور بیلی جس کا نام ''اقبال ٹِکا'' تھا، وہ بھی بہت منفرد تھا۔ اقبال ٹکا صاحب کی تعریف میں نے حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے خود سُنی ہے۔ دراصل اقبال ٹکا ایک مست و درویش بیلی ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ و منفرد عادات کا حامل تھا۔ وہ راستے میں ایک طرف سے آتے ہوئے غصے میں دکھائی دیتا اور سخت جملے بولنے لگتا مثلاً یہ کہ تم کوئی نواب ہو؟ یا یہ کہ بڑا آیا سیٹھ! یا پھر کہتا کہ تجھے کوا کاٹے یا چڑی کاٹے اور پھر اُسی راستے پر واپس آتے ہوئے ہنستا ہوا ملتا اور لاڈ سے بیلی بیلی کہنے لگتا یا بھائی کہہ دیتا یعنی اُس کی لڑائی اور صلح میں محض چند منٹ کا فرق ہوتا تھا۔ اُس کی نظر میں بادشاہ اور درویش بالکل ایک جیسے تھے۔ کسی سے مرعوب ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھار اُس سے متعلق ایک واقعے کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ پولیس کا کوئی بڑا آفیسر حضرت کرماں والا شریف میں دورانِ ڈیوٹی کسی مقصد کے ماتحت آیا۔ اُس کے ساتھ اُس کی ماتحت ٹیم بھی تھی۔ مخدوم المشائخ باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی کے ساتھ بات چیت کے دوران کسی منتظم کے کہنے پر اقبال ٹکا قریبی کریانہ/ دکان سے کولڈ ڈرنک بوتل لے آیا اور پولیس آفیسر صاحب کے سامنے میز پر رکھنے کے بعد خود ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اب پولیس آفیسر نے اپنے مزاج اور دنیاوی حساب کتاب کے ماتحت آدھی بوتل پینے کے بعد واپس جانے کی اجازت مانگ لی تو اِسی دوران اقبال ٹکا جو سارا ماجرہ نوٹ کر رہا تھا، فی الفور سپاٹ انداز میں پولیس آفیسر سے کہنے لگا، اوئے بیلیا! یہ بوتل ختم کرو، اِس پر لنگر شریف کے پیسے لگے ہیں۔

ضائع نہیں کرنے۔اقبال ٹکا کی بات سن کر پولیس آفیسر کی شکل پر شرمندگی کی آبشار بہنے لگی۔

درحقیقت درویشوں کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں ہوتا وہ جس کے دامن سے لپٹے ہوتے ہیں، صرف اُسی کی طرف تکتے ہیں اور اُسی کی رضا و خوشنودی سے مطلب رکھتے ہیں۔دنیا اُن کے نزدیک صرف ایک پل بھر کا تماشا ہوتی ہے۔اِسی طرح جنہوں نے اپنا آپ اپنے مرشد خانے کے احکامات کے تابع فرمان کر دیا ہوتا ہے وہ بھی تنظیم و مشن میں مست ہو کر دنیا کی حاجات سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔

مجھے حضرت کرماں والا شریف کا سفر ہمیشہ سے ہی بہت پسند تھا جس کے لیے مجھے صرف موقع چاہیے ہوتا تھا۔یعنی اسکول سے کوئی چھٹی ملتی یا کوئی دیگر تعطیلات ہوتیں تو میں حضرت کرماں والا شریف جانے کے لیے بیتاب رہتا۔ مجھے یاد ہے کہ اُن دنوں میں ساتویں جماعت کا امتحان دے رہا تھا جبکہ دیپال پور شہر میں واقع گورنمنٹ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔یکم مارچ ۱۹۹۲ء کے دن تمام طلباء ہائی سکول کے فٹبال گراؤنڈ میں بیٹھ کر پیپر حل کر رہے تھے۔ہم تقریباً آدھے سے زیادہ پیپر حل کر چکے تھے کہ اچانک گراؤنڈ کے چبوترے سے اسپیکر پر اعلان ہوا کہ حضرت کرماں والا شریف کے پیر صاحب پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری کا وصال ہو گیا ہے لہذا جو نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے، وہ پہنچ جائے۔ مجھے صرف حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور باباجی پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کے بارے میں علم تھا چنانچہ میں حیران و پریشان ہو گیا۔جیسے تیسے پیپر مکمل کرنے کے بعد میں جلدی جلدی گھر چلا گیا۔والد صاحب بھی گھر آ چکے تھے تو میں نے اُن سے پریشانی میں بات کی کہ سکول میں اعلان ہوا ہے تب والد صاحب نے مجھے سمجھایا کہ وصال کرنے والے پیر صاحب ہمارے مرشد یعنی حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے تایازاد بھائی ہیں اور یہ کہ صرف والد صاحب یا بڑے بھائی ہی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔

اِسی سال جب موسمِ گرما کی تعطیلات کا آغاز ہوا تو مجھے جیسے بہت بڑی مراد مل گئی

درویشوں کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں ہوتا وہ جس کے دامن سے لپٹے ہوتے ہیں، صرف اُسی کی طرف تکتے ہیں اور اُسی کی رضا وخوشنودی سے مطلب رکھتے ہیں

کیوں کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا تھا کہ آئندہ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ کے موقع پر آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا میں عظیم الشان محفل میلاد شریف کا انعقاد کیا جائے گا چنانچہ زور وشور کے ساتھ تیاریاں شروع کی گئیں جس کی وجہ سے والدِ گرامی اور ہم سب بھائیوں کو بار بار حضرت کرماں والا شریف حاضری کا موقع ملنے لگا۔ وسیع پیمانے پر مشاورت کی جانے لگی اور مختلف بیلیوں کو اپنے اپنے علاقے میں ذمہ داری سونپی گئی۔

برادرِ اکبر جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی میلاد شریف میں شرکت کی دعوت کی تشہیر کے حوالے سے پیش پیش تھے چنانچہ اِس سلسلہ میں دیپال پور سے اوکاڑا، حضرت کرماں والا شریف تک وال چاکنگ کا منصوبہ بنایا گیا۔ چونکہ اسکول سے چھٹیاں تھیں لہذا میں بھی سارا دن پینٹرز کے ساتھ ساتھ گھومتا پھرتا رہتا اور اِسی دوران پینٹرز کی لکھائی دیکھ دیکھ کر مجھے بھی خطاطی کے فن کی کچھ کچھ سمجھ آنے لگی۔ آج مجھے کافی حیرانی ہوتی ہے کہ جون جولائی کے گرمیوں کے مہینے میں بھی مجھے نہ موسم کی سختی کی کچھ پرواتھی اور نہ ہی بھوک لگتی تھی بلکہ اِک جذب ومستی کے عالم میں میلاد شریف کی دعوت کے فروغ کے لیے صبح سے لے کر رات گئے تک کام کرتے رہتے تھے۔ صرف اِس بات کی خوشی ہوتی تھی کہ ہم حضرت کرماں والا شریف میں حاضری کے لیے ہر خاص وعام کو دعوت دے رہے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں شمولیت کریں۔ میلاد شریف کے حوالے سے وال چاکنگ کے دوران مجھے ایک دن بخار ہو گیا لیکن میں نے کسی کو نہیں بتایا۔ شام کے وقت جب گھر آیا تو بڑے بھائی نے محسوس کرتے ہوئے طبیعت چیک کرنے کے لیے

میرے ماتھے پر ہاتھ لگایا تو فوراً پتہ چل گیا کہ تیز بخار ہے چنانچہ اگلے دن اُنہوں نے زبردستی روک لیا ورنہ میں تو صبح صبح ہی پینٹرز کے ساتھ جانے کے لیے تیار بیٹھا ہوا تھا۔

میں قارئین کی توجہ اِس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جس عمر میں بچے کھیل کود، تماشے اور بھاگ دوڑ میں مشغول ہوتے ہیں، آخر میں اُس عمر میں ایک جفاکش قسم کی ذمہ داری میں اتنا زیادہ مگن کیسے ہو گیا تھا؟ تو اِس بات کا میرے پاس یہی جواب ہے کہ اصل کمال اُس کریم یعنی حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی اِک نظر کا تھا، اُس من موہنی ہستی کی میٹھی زبانِ اطہر سے نکلنے والے لفظوں کا تھا، اُن کے اِک اشارۂ ابرو کا سارا کمال تھا کہ کھیل کود، کھانا پینا، دوستی یاری اور ہمہ قسم کے مشغلے جو بچوں میں پائے جاتے ہیں، وہ سب کچھ تیاگ کر صرف ایک ہی دُھن تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی منانے کے لیے حضرت کرماں والا شریف میں پہلی سالانہ محفل میلاد میں ہر شخص تک دعوت پہنچا دیں۔

جب محفل میلاد کی مقررہ تاریخ قریب آئی تو ہمارا جوش وخروش بھی دیدنی ہوتا چلا گیا۔ والدِ گرامی بھی علاقے بھر میں فرداً فرداً لوگوں سے ملاقات کرتے اور اُنہیں خاص طور پر یاددھانی کرواتے کہ محفل میلاد میں شرکت کرنے کے لیے ضرور جانا ہے۔ مزید یہ کہ لوگوں کی سہولت کے لیے والد صاحب نے ایک بس کی بکنگ بھی کروادی تا کہ کوئی اِس وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے کہ اُس کے پاس سفر کا کرایہ نہیں ہے۔

۱۹۹۲ء کے ماہ ستمبر کے پہلے عشرہ کے اختتامی ایام میں ربیع الاول کی 15-14-13 تاریخ بنتی تھی جو کہ محفل میلاد کے لیے منتخب کی گئی۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جب اِس بات پر مشاورت ہوئی کہ محفل میلاد کس تاریخ پر منعقد کی جائے تو میرے بڑے بھائی جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی صاحب نے تجویز پیش کی کہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کے دن اہلسنت عوام ولادتِ باسعادت کا جشن منانے کے لیے جلوس اور محافل کا اہتمام کرتے ہیں اور یہ عمل شروع سے کیا جا رہا ہے لہذا بہتر ہو گا کہ حضرت کرماں والا شریف میں اگلے دن سے محفل میلاد کا

سلسلہ شروع کیا جائے اور ۱۵ ربیع الاوّل کو اختتام کیا جائے تا کہ دور دراز سے بھی لوگ پہنچ سکیں۔ اِس تجویز کو متفقہ طور پر پسند کیا گیا اور یہی تاریخ محفل میلاد کے لیے مقرر کردی گئی۔

وہ دن کتنے بہتر اور سہانے تھے، اِس بات کا اندازہ لگانے کے لیے میں آپ کو موسم کی مثال دیتا ہوں کہ تب ستمبر کے مہینے کے آغاز سے بھی پہلے گرمی کا زور ٹوٹ جاتا تھا اور موسم کافی حد تک خوشگوار ہو جاتا۔ حتیٰ کہ وسط ستمبر سے ہلکی سی خنکی آن وارد ہوتی اور پھر اکتوبر کے آغاز تک تو ٹھنڈ شروع ہو جایا کرتی تھی۔ چنانچہ محفل میلاد شریف کے انعقاد کے موقع پر موسم خوشگوار ہو چکا تھا۔ محفل میلاد کی مقررہ تاریخ کو بس ہمارے محلّہ میں پہنچی اور لوگ پہلے ہی سے منتظر تھے چنانچہ سب لوگ بس میں سوار ہو گئے اور ہم حضرت کرماں والا شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ بس میں ایک چھوٹے ساؤنڈ کا بھی انتظام تھا اور چونکہ مجھے نعت خواں کا بہت شوق تھا چنانچہ میں نے مائیک سنبھال لیا اور سارے راستے نعت خوانی کرتے ہوئے سفر گزارا۔ جب ہم حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا پہنچے تو اِس قدر وسیع وعریض پنڈال میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا جہاں شامیانے لگے ہوئے اور سجاوٹ و چراغاں سے کونہ کونہ جگمگ کر رہا تھا۔ سڑک کے اطراف میں اَن گنت گاڑیاں، بسیں اور ٹرک وغیرہ کھڑے تھے جن پر لوگ سوار ہو کر حضرت کرماں والا شریف پہنچے تھے۔ قریبی چکوک، گاؤں اور علاقوں سے چھوٹے بڑے سینکڑوں جلوس وقفے وقفے سے درود وسلام پڑھتے اور نعرے بلند کرتے ہوئے چلے آرہے تھے۔ جوش و ولولہ سے بھرپور ایک حیرت انگیز منظر نامہ تھا۔ حضرت کرماں والا شریف گاؤں کے بالکل ساتھ جی۔ٹی روڈ سے ملحقہ زرعی زمین پر پنڈال بنایا گیا تھا جس میں ایک وسیع وعریض اسٹیج بھی تھا جس پر مشائخ عظام، علماء کرام اور خطباء ومقررین موجود تھے۔ بڑے بڑے نامور اور جیّد علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ولادت شریف کی خوشی منانے کے بارے میں خطابات کیے۔ اُس دن محفل میں مرکزِ نگاہ، رونقِ مجلس اور جملہ مشائخ کی شان ایک ہی ہستی تھی جو کہ حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

بزرگانِ حضرت کرماں والا شریف اور مشائخ سلسلہ عالیہ خوشی سے نہال تھے۔ اِس قدر وسیع و عریض انتظامات کے لیے بے پناہ جذبہ اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ یہ محفل از خود اِس بات کی تصدیق کر رہی تھی کہ نبی کریم ﷺ سے محبت کا جذبہ اور عشقِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی لگن حضرت کرماں والا شریف کے بزرگوں اور اُن کی آل میں رَچی بسی ہوئی تھی۔ اِس محفل میلاد میں حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے تایا جان بابا جی پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بطورِ خاص شمولیت فرمائی اور باوجود کہ آپ علیل تھے پھر بھی جب صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ بعد ازاں اُنہوں نے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی مسرت کے ساتھ مبارک باد بھی دی۔ اِس پہلی سالانہ عظیم الشان محفل میلاد میں درجنوں آستانوں کے مشائخ و سجادہ نشین حضرات، سینکڑوں علماء کرام اور تاحدِ نگاہ مجمع عام نے اپنی شرکت کے ساتھ خانقاہی نظام کی تجدیدِ نوء اور ایک سنگِ میل ہونے پر مہر ثبت کر دی۔ اِس محفل میلاد کے بعد آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی طرف سے فروغِ محبتِ رسول ﷺ کا باقاعدہ مشن شروع کر دیا گیا چنانچہ اِس پہلے اجتماع اور محفل نے تاریخِ حضرت کرماں والا شریف پر اَنمٹ نقوش ثبت کر دیئے اور جس کی یاد ہمیشہ ترو تازہ رہی۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے بذاتِ خود اِس پہلی سالانہ محفل میلاد کے انعقاد سے قبل ملک بھر میں ہزاروں کلو میٹر کا سفر کر کے جگہ جگہ، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، نگر نگر پہنچ کر لوگوں کو شرکت کرنے کی دعوت دی۔ اِس سے قبل عوام و خواص کے ذہنوں میں صرف یہی بات رائج تھی کہ بزرگوں کی درگاہوں پر ہر سال اُن کے سالانہ عرس مبارک میں شمولیت کرنے کے لیے جانا ہے لیکن حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس سوچ اور فکر میں یکسر تبدیلی پیدا کر دی اور بار بار اِس خواہش کا اظہار کیا کہ عرس مبارک کی محفل میں کوئی آئے نہ آئے لیکن محفل میلاد میں تاکیداً، لازمی اور ضرور بالضرور شمولیت کرے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی فکر دراصل خانقاہی نظام کے لیے ایک تجدیدِ نوء کا نکتہء خاص تھا اور اِسی لیے یہ ایک سنگِ میل بھی ہے۔

☆ محبّ علی شاہ
آسٹریلیا

اِسرارُ الفقراء

انسان بنیادی طور پر دو اجزاء کا مرکب ہے۔اول روح اور دوم جسم۔ان دونوں کے حوالے سے فقیری معاملات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیسے مقامِ ادب ہے،عبادات کی قبولیت و طہارت کا جائزہ لیں گے یعنی روح اور جسم کی پاکی کیسے ہو۔اگر جسم کی بات کی جائے تو مسلمان ہونے کی ناطے ہمیں وضو اور غسل سے پاکی حاصل ہوتی ہے لیکن روح کی سطح پر فقیری کے معاملے میں فقط ظاہری وضو اور غسل پاک نہیں کرتے بلکہ کئی درجات آگے بڑھ کر جسم کی ہر عضو کی پاکی چاہیے۔چنانچہ فقیری میں اعضاء کی پاکی و طہارت سے بھی پہلے حفاظت ضروری ہے۔ میرے دادا جان پیر رحمت علی طیّبی نقشبندی حضرت باباجی سوہنے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشد حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ حفاظتِ اعضاء کے بارے میں بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور دھیان رکھنے کی تلقین فرماتے۔اب اعضاء میں آنکھیں بہت اہم ہیں اور آنکھوں کے حوالے سے خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کچھ نہ دیکھا جائے کہ جس کی وجہ سے آپ کی توجہ مقصدِ حقیقی سے ہٹ کر کسی فانی/ دنیاوی شے کی طرف مائل ہو جائے۔اِسکو یوں سمجھ لیں کہ اگر اچانک نظر پڑی اور آپ نے آنکھ بھر کر (۲ سے ۳ سیکنڈ) دیکھا تو روح کا باطنی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔جیسے آج کل میڈیا،ٹی وی وغیرہ کی بھرمار ہے تو فقیری وضو کو بچانے کے لیے احتیاط کرنی پڑے گی۔(جاری ہے۔۔۔۔)

ثناء اللہ طیبیؔ
مجددی نقشبندی

یادگارِ اسلاف

کئی سال پہلے کی بات ہے کہ میں دفتر مجلّہ حضرت کرماں والا میں مصروف تھا کہ اچانک جناب حکیم محمد ارشاد طیبیؔ کی آواز نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ اُنہوں نے مرشدِ کریم ، شیخ المشائخ، باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام اور ایک کاغذ کی چٹ دیتے ہوئے کہا کہ اِن کے لیے سندِ خلافت واجازت تیار کریں۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب عموماً خلافت واجازت صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دی جاتی تھی۔ میں نے تجسس کے ساتھ نام دیکھا تو صرف ”عنایت احمد“ درج تھا۔ سند تیار کرنے کے بعد پیش کرتے ہوئے پہلی مرتبہ مجھے پیر محمد عنایت احمد نقشبندی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

یوں لگتا تھا جیسے اِک نور کا ہالہ اُن کے چہرے کا مسلسل طواف کر رہا ہے۔ آنکھوں کی چمک بالکل ویسی جیسے اللہ کے کسی شیر کو عطا ہوتی ہے۔ مسکراہٹ میں ایسی دلنشین ادا کہ پہلی نظر میں مقابل کا دل اپنی مٹھی میں جکڑ لیں۔ خوشبو ایسی کہ بھلائی نہ جاسکے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ خصوصی کرم اور پذیرائی مکمل اور خاص وجوہات کے سبب ہے، بلاوجہ ہرگز نہیں۔ یہ شخصیت یقینی طور پر مقربِ بارگاہِ الٰہی ہے۔

اس ملاقات کے بعد حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میری محبت

بڑھتی چلی گئی۔ رہی آپ کی میرے ساتھ محبت و شفقت تو اُس کے تمام دریچے ہمیشہ کھلے رہتے۔آپ کے ساتھ میرا رابطہ معین الدین نقشبندی (آپ سے منسلک ایک نوجوان بیلی) کے ذریعے ہوتا رہا۔ اگر آپ کا شمار عصر حاضر کے نہایت شفیق و کریم بزرگوں میں کیا جائے تو عین درست ہے بلکہ آپ یادگارِ اسلاف تھے۔

جن بزرگوں کی زیارت میں نے اپنی زندگی میں کی ہے اُن میں ایک قدرِ مشترک مجھے ضرور نظر آئی۔ وہ قدرِ مشترک پیرومرشد کے ساتھ بے پایاں محبت و عشق کا جذبہ ہے جو ایسا بحرِ پُر جوش ہے کہ جس کی موجیں چھلکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ محبت و عشق کا جذبہ ہی ادب و احترام کا انعام عطا کرتا ہے چنانچہ حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرخانہ سے منسوب ہر ایک کا بے حد احترام فرماتے۔

میں نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضری کا پروگرام بنایا لیکن رسالے کی مصروفیت نے وقت ہی نہ دیا۔ آپ نہ صرف اپنے معمولات چھوڑ کر انتظار فرماتے رہے بلکہ ناشتے پر بھی انتظار میں رہے۔ مجھے کافی تاخیر سے یاد آیا اور میں نے معذرت کرلی۔ جب میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ذکر تک نہ فرمایا بلکہ میری بے حد دلجوئی فرمائی۔ اصرار کے ساتھ میرا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا اور میں شرمساری محسوس کرنے لگا مگر آپ محبت ہی فرما رہے تھے۔ بے پایاں شفقت کرنا آپ کا عادتِ مبارکہ میں شامل تھا۔

ایک مرتبہ شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک میں آپ خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ میں حضرت کرماں والا شریف کی نمائندگی کرتے ہوئے پیر بشارت رسول گوگا صاحب کے ہمراہ شامل ہوا اور احتراماً آپ کے پیچھے بیٹھنے لگا مگر آپ نے اچانک میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اسٹیج پر پہلی صف میں اپنے آگے اور صاحبزادہ فضل کریم صاحب کے ساتھ بٹھا دیا۔ میں نے جھجکتے ہوئے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو مجھے اسی جگہ بیٹھ رہنے کی تاکید فرمائی۔

حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت گنجِ کرم پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری، حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور اشرف المدارس (اوکاڑا) میں تعلیم بھی حاصل فرماتے رہے جہاں خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور مولانا مفتی احمد یار خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہم مکتب رہے۔ چنانچہ اِسی نسبت سے آپ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی حافظ غلام یٰسین طیّبی نقشبندی مدظلہٗ العالی کے ساتھ بھی بے حد اُنس و محبت اور اکثر ملاقات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت پیر محمد عنایت احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۹ء میں گلبرگ ۳ (لاہور) کے علاقے کبوتر پورہ میں مسجد کی بنیاد رکھی جس کا نام جامع مسجد طٰہٰ رکھا اور عرصہ 45 سال تک مسجد میں وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ بے شمار نوجوان آپ کے اخلاقِ حسنہ اور اندازِ کریمانہ کے باعث آپکے گرویدہ ہو گئے اور آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔

آپ کے معمولات میں نمازِ فجر کے فوراً بعد کھجور کی گٹھلیوں پر درودِ پاک پڑھنا، درسِ حدیثِ پاک دینا اور زیارت کے لیے آنے والے بیلیوں سے ملاقات کرنا شامل تھا۔ آپ کی خدمت میں کئی ضرورتمند لوگ حاضر ہوتے اور آپ اُن کی کفالت و امداد فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کی خدمت میں کوئی عقیدت مند نذرانہ یا ھدیہ پیش کرتا تو کچھ دیر کے بعد ہی آپ کسی نہ کسی ضرورت مند سائل کو وہ رقم عطا فرما رہے ہوتے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ جس کسی کے ساتھ ملاقات فرماتے اُسے سنتِ پاک کے مطابق تحفے میں کچھ نہ کچھ ضرور دیتے۔

آپ کی سب سے بڑی کرامت میں نے یہی دیکھی کہ جس کے ساتھ ایک مرتبہ ملاقات فرماتے وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور آپ اُسے دین کی راہ پر لگا دیتے۔ چنانچہ بے شمار پابندِ شریعت نوجوان آپ کے حلقہء ارادت میں داخل ہیں۔

☆ سیّد محمد اکمل شاہ، لاہور

مرشد العصر کی بیعت

تمام تعریف وتوصیف اللہ جل مجدہٗ الکریم کے لئے جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا رب ہے۔ اِس عالم ہست وبود میں وجودِ انسانیت حی وقیوم کی قدرت کا کرشمہ ہے اور انسان کی فلاح وکامیابی کا راز اسی ذات کے وضع کردہ اُصولوں پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔

جب انسان حق بجانب راغب ہوتا ہے تو روح پیاسی ہوتی ہے ایسے نغمہ کی، جو حق کی ترجمانی کرے اور تلاش ہوتی ہے ایسے مردِ حق کی، جو اِک نظر سے دل کی بنجر زمین کو باغ وبہار کردے۔ اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے حق تعالیٰ نے اپنے مقرب خاص بندوں کو مقرر فرمایا ہے جو اپنی نظروں سے اور اپنی باتوں سے دلوں کی دنیا آباد کرتے ہیں۔ جب دل کی دنیا میں حق تعالیٰ کی چاہت کا تلاطم پیدا ہوتا ہے تو خداوند قدوس ایسا وسیلہ عطا فرماتا ہے جو انسان کو حق کے راستے کا راہی بنادیتا ہے۔

میں جناب سیّد عبدالصمد مظفر شاہ صاحب المعروف پھول بھائی کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ جب میں اسی کیفیت سے دوچار تھا تو پھول بھائی کی شفقت وتوجہ مجھے آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف لے گئی۔ جب پہلی بار قاسمِ ولایت، وارثِ علوم گنج کرم، پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار نصیب ہوا تو دل کو چین اور قرار میسر آ گیا۔ قبلہ مرشد العصر رحمۃ اللہ علیہ کی نظروں میں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی جاہ وجلال اور ملفوظاتِ عالیہ میں صدیقی جمال نے دل پر چوٹ لگائی۔ آپ کی نگاہِ ولایت میں خدائی جلووں کی رونق اور مادی دنیا سے بے نیازی

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کا جہاں آباد پایا۔ میرا دل سالوں سے مضطرب تھا کہ رب کا وہ کون سا محبوب بندہ ہے جو قیل وقال کی دنیا سے نکال کر حال کی دنیا میں آباد کر دے۔ قبلہ مرشد العصر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم نے وہ خاص کرم کیا کہ مقصود و مدعا اور منزل آنکھوں کے سامنے دکھائی دینے لگی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ طیّبیہ سے لگاؤ ہوتا چلا گیا۔

جب پہلی بار آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف پر پھول بھائی کی شفقتوں سے حاضری کا شرف نصیب ہوا تو ٹوٹی ہوئی اُمیدوں کو سہارا مل گیا، میری نظر ہمیشہ اس بات کی محتاج رہی کہ کہیں کوئی ایسا آستانہ دکھائی دے جہاں ہر ایک کی شنوائی ہو، جہاں توحید کی مے پلائی جاتی ہو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں انسان کو مست کر دیا جاتا ہو۔ چنانچہ جب آستانہ عالیہ پر نظر پڑی تو دل مچلنے لگا اور توحید و عشق کی خوشبو روح کو مسرور کرنے لگی اور جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو یوں محسوس ہوا کہ آج اشکِ ندامت حق بجانب آنکھ سے نہیں دل سے جاری ہیں اور دعائیں رنگ لے آئیں، اُمیدوں کے چراغ روشن ہو گئے اور محبتوں کے سلسلے قائم ہوتے چلے گئے۔ میری زندگی میں یہ حسن الحمدُ للہ فیضان گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ سے آیا اور جب بھی محترم پھول بھائی سے ملاقات کا موقع ملتا ہے تو روئے سخن قبلہ مرشد العصر کی طرف ہوتا ہے اور پھول بھائی ہمیشہ قبلہ مرشد العصر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ ہمیں عطا فرماتے رہتے ہیں۔ جنہیں سن کر دل کو سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے اور زندگی گزارنے کا ڈھنگ نصیب ہوتا ہے۔

میں نے جب قبلہ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے اکابر و آباء سے پوچھا تو ان کے تاثرات سے یہ یقین ہو گیا کہ قبلہ باباجی سرکار ایک عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے عاشقِ رسول، ولی ءکامل اور ایک عظیم مفکر اسلام اور خاندان نبوت کے پھول ہیں جو اپنے مرید کے قال پر نظر رکھتے ہی ہیں اور ساتھ میں حال کی دنیا کو بھی آباد فرما دیتے ہیں۔ اللہ کریم کا شکر ہے جو تمام جہان کا پالنہار ہے کہ اس ذات نے مجھے اس عظیم آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی نسبت نصیب فرمائی۔

ملک انعام الحق اعوان

تھالی کا بینگن

قصہ نبوت کے دعویدار ایک جھوٹے شخص کا

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹا ہونے کے متعلق نکات ملاحظہ فرمائیں:

عورت نبی نہیں ہوسکتی

مرزا لکھتا ہے: ”میں مریم ہوں۔“

نبی شاعر نہیں ہوتا

مرزا شاعر بھی تھا، اسکی شاعری کی کتاب کا نام ”درثمین“ ہے۔

کوئی نبی مصنف نہیں ہوتا

مرزا قریباً 100 کتابوں کا مصنف تھا۔

نبی کامل عقل، حافظے اور شعور کا مالک ہوتا ہے

مرزا کی تحریروں سے ثابت ہے کہ اسے جنون تھا، حافظہ ناقص تھا اور شعور کا یہ عالم تھا کہ راکھ سے روٹی کھاتا تھا، ایسا کوئی بے عقل ہی کر سکتا ہے۔

نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا

مرزا کی اپنی تحریروں کے مطابق اسکے تین استاد تھے۔ ان میں سے ایک صحابہ رضی

اللہ عنہم کو گالیاں دیتا تھا۔(العیاذ باللہ)

نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ مجھ پر وحی آتی ہے۔ مرزا قادیانی کے بقول وحی لانے والے فرشتے کا نام "ٹیچی ٹیچی" ہے۔ یہ نام اس نے خود لکھا تھا۔

نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتا

مرزا نے انگریز سرکار کی ملازمت اور نوکری کی۔

نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے

مرزا لاہور میں مرا، قادیان میں دفن ہوا۔ پیش گوئی اسکی روضہ نبوی ﷺ میں دفن ہونے کی تھی۔

مرزا قادیانی خود کو عیسیٰ اور مسیح کہتا تھا

حالانکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے اور مرزا کا تو باپ تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں باتیں کیں

اور مرزا قادیانی سے ایسی کوئی بات سرے سے ثابت نہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اخلاق بہت بلند تھا

جبکہ مرزا دوسروں کو گالیاں دیتا نہیں تھکتا تھا، اسکی کتابیں گالیوں اور لعنت کے الفاظ سے بھری پڑی ہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قد درمیانہ تھا

جب کہ مرزا قادیانی کا قد اسکے اُلٹ تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا بہت سادہ اور مقدار میں بہت کم ہوتا تھا

مرزا قادیانی نے خوب بھنے مرغ کھائے، انڈے اڑائے۔ کھانے کی ایسی خواہش تھی کہ راکھ تک سے روٹی کھائی، افیون بھی کھائی اور شراب بھی پی۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا

مرزا قادیانی زندوں کو مارنے کی فکر میں رہتا تھا۔ بہت سے لوگوں کے مرنے کی پیش گوئیاں کیں۔ انکے مرنے کی دعائیں کیں، وظیفے پڑھے اور پڑھوائے۔ لیکن ہر بار ناکام و نامراد رہا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے

مرزا قادیانی کو یہ کہاں نصیب! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق کی مسجد کے مینار پر اتریں گے۔ آپ اپنے نیزے سے دجال کو قتل کریں گے، نیزے کی نوک پر لگا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں گے اور فرمائیں گے:

"لوگو! میں نے دجال کو قتل کر دیا ہے۔"

مرزا قادیانی نے تو انکے آسمان سے نازل ہونے ہی کا انکار کیا ہے، خود قادیان میں دفن ہوا اور ساری زندگی کبھی کسی نیزے کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو ختم کریں گے

مرزا نے کسی عیسائی کو مسلمان نہیں کیا، بلکہ اس نے تو عیسائیوں کی تعریفوں کے پل باندھے ہیں۔

جو یہودی بچ جائیں گے چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے

مرزا نے کسی یہودی کو قتل نہیں کیا۔

کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہیں دے گی یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پناہ نہیں دیں

گے اور پکار کر کہیں گے:

”اے مسلمان! یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے، اسے قتل کردے۔“

مرزا کے زمانے میں یہودی آرام سے زندگی بسر کرتے رہے، ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا۔ ہوا ہے تو مرزا کی اپنی کتب ہی سے ثابت کردیں۔

اُس وقت اسلام کے سوا باقی سب مذاہب مٹ جائیں گے

مرزا نے تو خود اسلام میں رخنے ڈالے۔ انگریزوں کا ساتھ دیا، انکی تعریفیں کیں۔

اس وقت جہاد موقوف ہو جائے گا، یعنی ختم ہو جائے گا، اسلئے کہ کوئی کافر ہی نہیں بچے گا، تو جہاد کس سے کیا جائے گا؟

مرزا کے زمانے میں دنیا کافروں سے بھری رہی، پھر بھی اس نے جہاد کو حرام قرار دیا، اس نے کہا:

چھوڑ دو اے دوستو اب جہاد کا خیال
اب یہاں حرام ہے جنگ اور قتال

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں مال اور دولت اتنی عام ہو جائے گی کہ کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

مرزا قادیانی نے تنگ دستی میں اضافہ کیا، لوگ بھوکے مرنے لگے اور مرزا قادیانی چندے جمع کرتا رہا۔ مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ جو مجھے چندہ نہیں دے گا وہ میری جماعت سے خارج ہو جائے گا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے

مرزا قادیانی نے اس مقام کا نام بھی نہیں سنا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے

جبکہ مرزا نے نہ ہی حج کیا اور نہ ہی عمرہ کیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث پر عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی ان پر چلائیں گے

مرزا قادیانی احادیث کو رَدّ کرتا اور مخالفت کرتا تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہر قسم کی برکتیں نازل ہوں گی

مرزا قادیانی کی زندگی میں آفات نازل ہوئیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں برکات اس قدر ہوں گی کہ ایک انار یا ایک سیب اتنا بڑا ہوگا کہ پوری ایک جماعت کیلئے کافی ہو جائے گا جب کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

کوئی زہریلا جانور کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا

مرزا کی زندگی میں زہریلے جانور بدستور لوگوں کو ڈستے رہے۔

ساری زمین امن وامان سے بھر جائے گی

مرزا کی زندگی میں کہیں امن وچین نظر نہیں آیا۔

لوگ صدقات وغیرہ وصول نہیں کریں گے کیونکہ مال کی زیادتی ہوگی۔

مرزا قادیانی تو خود چندے جمع کرتا رہا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بالکل جھوٹا، گمراہ اور لعین شخص تھا۔ وہ جھوٹے دعوے کرتا رہا کہ میں مسیح ہوں، میں مسیح موعود ہوں، میں ہی عیسیٰ ہوں۔ (العیاذ باللہ)

تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

☆تبلیغی دورہ بہاولنگر☆

جانشینِ گنجِ کرم، پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی دعوت وتاکید پر خادم آباد کالونی گلی نمبر 2 میں پیر محمد افضل باجوہ طیّبی نقشبندی خلیفہ مجاز (آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) کی رہائش گاہ پر ہفتہ وار محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ محمد ریاض طیّبی، شاہ رخ عزیز نقشبندی اور محمد علی طیّبی نے نعت رسول مقبول پڑھنے کی سعادت حاصل کی جبکہ پیر محمد افضل باجوہ طیّبی نقشبندی نے محبت رسول ﷺ کے موضوع پر بہت خوبصورت بیان فرمایا۔ ختم شریف و ہدیہ درود وسلام کے بعد بیلیوں میں لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

ہر ماہ کی طرح اس ماہ بھی مرکز محفل میلاد خادم آباد کالونی سے تبلیغ دین کے لئے قافلہ روانہ ہوا جس کی قیادت تحصیل امیر پیر محمد افضل باجوہ طیّبی نقشبندی خلیفہ مجاز (آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) نے کی۔ بہاولنگر کے نواحی علاقوں فتح کوٹ، گھٹیاں والی، ملک پورہ

اور چک ڈھاباں میں تبلیغ کی اور محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ محافل میلاد میں اپنے اپنے علاقہ سے بیلیوں نے بھرپور شرکت کی۔ محافل پاک کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ محمد ریاض طیبی، محمد احمد طیبی، حسنین طیبی اور محمد تنویر سکھیرا طیبی سمیت دیگر بیلیوں نے نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت حاصل کی جبکہ تحصیل امیر بہاول نگر پیر محمد افضل باجوہ طیبی نقشبندی خلیفہ مجاز (آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) نے حضور اکرم ﷺ کی محبت اور اسوہ حسنہ پر بہت خوبصورت بیان فرمایا اور حضرت کرماں والا شریف کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام بیلی جانشین گنج کرم حضرت پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن فروغ عشق رسول ﷺ کے سلسلہ میں تبلیغ دین ضرور کریں جس پر بیلیوں نے گھر گھر جا کر تبلیغ کرنے کا وعدہ کیا۔ محافلِ میلاد اور تبلیغی دورے میں اولیائے حضرت کرماں والا شریف کے سالانہ عرس مبارک کی دعوت دی گئی۔ ملک پورہ اور چک ڈھاباں کے مقام پر ایک خاتون اور دو بیلیوں کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل کیا گیا۔ محافل میلاد کے اختتام پر ہدیہ درود و سلام و دعا کے بعد بیلیوں میں لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔ (رپورٹ ☆ محمد ریاض طیبی)

☆ پیرو مرشد کے فرمان کے مطابق تبلیغی قافلہ بہاولنگر سے حاصلپور اور چھونا والا روانہ ہوا جس میں تحصیل امیر شیخ نصراللہ صاحب، امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف جاوید طیبی، امیر تبلیغ عابد حسین طیبی، امیر تبلیغ ابرار حسین طیبی، امیر تبلیغ محمد احمد طیبی، امیر تبلیغ ملک محمد اختر طیبی، ملک ندیم طیبی، امیر تبلیغ محمد عامر وٹو، بیلی عثمان وٹو، عبداللہ ڈرائیور، ملک مبشر، بیلی مقبول اور بہت سارے بیلیوں نے شرکت کی۔ بیلی رانا لقمان کے دادا جان کے ایصال ثواب کے لیے چک نمبر 83 مسجد میں محفل ختم پاک کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد نعت خوانی کی گئی۔ بعد میں پیر حاجی نذیر احمد طیبی (کراچی والے) خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے بیان کیا اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعائے خیر کی گئی۔ لنگر شریف کا

وسیع انتظام کیا گیا۔

☆ تحصیل امیر شیخ نصراللہ کی قیادت میں مرکز نظام پورہ میں ہفتہ وار محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت شریف سے ہوا۔ جس کے بعد امیر تبلیغ شیخ نصراللہ نے بیان کیا اور لوگوں کو عرس شریف میں بھرپور شرکت کرنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد بیلیوں کو لنگر شریف کھلایا گیا۔

ماہانہ محفل میلاد زیر اہتمام امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف جاوید کھرل طیّبی (نذیر کالونی بہاولنگر)، امیر تبلیغ ملک محمد اختر طیّبی (خادم آباد کالونی بہاولنگر)، امیر تبلیغ محمد ارشد سہو طیّبی (موسیٰ والا ٹبہ بہاولنگر)، امیر تبلیغ محمد عابد طیّبی (محلّہ فاروق آباد بہاولنگر)، امیر تبلیغ محمد ابرار حسین طیّبی (سہرار کالونی بہاولنگر)، امیر تبلیغ اسحاق جٹ حافظ والا، کرماں والی مسجد اور بیلی حامد بشیر کرماں والا ہسپتال میں منعقد کی گئی جس میں بہت سارے بیلیوں نے شرکت کی۔ خلیفہ مجاز پیر حاجی ملک محمد نذیر طیّبی (کراچی والے) نے خصوصی بیان کیا اور پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے حکم کے مطابق لوگوں کو تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد منانے اور درود شریف پڑھنے کی تاکید کی گئی۔ اسکے بعد بیلیوں کو لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

☆ باباجی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک امیر تبلیغ بیلی محمد جاوید طیّبی کے گھر منعقد کیا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی پیر حاجی ملک نذیر احمد (کراچی والے)، اور بہت سارے بیلیوں نے شرکت کی۔ عرس مبارک کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بیلیوں نے نعت شریف، منقبت اور باباجی پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات پیش کی اور لوگوں کو عرس مبارک حضرت کرماں والا شریف کی دعوت دی گئی۔ لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا۔ (رپورٹ: صوفی محمد اشرف طیّبی)

☆پاک پتن شریف☆

تحصیل عارف والا میں تبلیغی وفد بھیجا گیا۔ جس میں ضلعی رکن پیر جمیل احمد طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف، رکن کمیٹی پیر حاجی عبدالودود طیّبی نقشبندی، ڈاکٹر شوکت علی طیّبی خادم حضرت کرماں والا شریف، پیر محمد خاں بلوچ طیّبی نقشبندی خلیفہء مجاز حضرت کرماں والا شریف، پیر ڈاکٹر محمد رفیق طیّبی نقشبندی نگران سٹی عارف والا، تحصیل امیران، نگران، مبلغ اور کافی بیلیوں نے حصہ لیا۔ تلاوت کلام پاک کا آغاز قاری گلزار احمد نے کیا۔ پیر اقرار حسین شاہ نے بابا جی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور پیر جمیل احمد طیّبی نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور لوگوں کو تبلیغ کرنے، درود شریف پڑھنے اور محفل پاک کروانے کی دعوت دی گئی۔

حافظ محمد امجد طیّبی نقشبندی نگران علاقہ (ملک پور پاکپتن شریف) کے گاؤں میں ماہانہ گیارہویں شریف کی محفل کا بعد نماز مغرب انعقاد کیا گیا۔ جس میں تحصیل امیر پیر محمد ذوالفقار طیّبی نقشبندی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف، محمد آصف اور مقامی بیلیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری محمد عابد طیّبی نے کیا اور بیلیوں نے نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ حاجی محمد حسین نقشبندی نے بیان کیا۔ پیر جمیل احمد طیّبی نے اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور آخر میں تمام بیلیوں کو سالانہ عرس مبارک حضرت کرماں والا شریف کی دعوت دی۔ لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا۔

چک 31SP میں محمد اسلم طیّبی کے گھر محفل میلاد منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے حافظ محمد جاوید طیّبی نے کیا۔ نعت شریف کی سعادت حافظ اللہ دتہ طیّبی نے حاصل کی۔ میاں محمد حسن طیّبی نائب تحصیل امیر نے اسوہ حسنہ کا درس دیا۔ پیر جمیل احمد طیّبی نے اعلیٰ

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور آخر میں تمام بیلیوں کو سالانہ عرس مبارک حضرت کرماں والا شریف کی دعوت دی۔اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا۔

چک 15SP میں محفل میلاد منعقد کی گئی۔جس کا آغاز تلاوت کلام پاک پیر محمد جمیل احمد طیّبی نے کیا۔نعت شریف کی سعادت حافظ اللہ دتہ طیّبی نے حاصل کی۔پیر محمد شکیل احمد طیّبی نے اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور آخر میں پیر جمیل احمد طیّبی نے تمام بیلیوں کو سالانہ عرس مبارک حضرت کرماں والا شریف کی دعوت دی۔اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا۔

محمد الطاف حسین طیّبی نگران علاقہ (29SP) جمال چوک کی خصوصی کاوشوں سے پورا ہفتہ بدھ سے سوموار تک بعد نماز عشاء تربیتی محفل کروائی گی۔محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے پیر محمد الطاف طیّبی نگران علاقہ نے کیا۔نعت شریف کی سعادت حافظ اللہ دتہ طیّبی نے حاصل کی۔پیر محمد جمیل احمد طیّبی نے خصوصی بیان کیا اور بیلیوں کو حضرت کرماں والا شریف عرس میں بھرپور شرکت کی دعوت دی۔محفل میں محمد اشرف طیّبی خادم مرکز محفل میلاد، محمد عدنان طیّبی، محمد شہباز طیّبی، محمد حنیف طیّبی اور بیلیوں نے کافی تعداد میں حصہ لیا اور علم حاصل کیا۔آخر میں دعائے خیر کروائی گئی اور لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

مرکزی عیدگاہ پاکپتن شریف میں ہر سوموار کو بعد نماز عشاء محفل میلاد کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ہر جمعۃ المبارک کو حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں درود پاک شماروں پر پڑھا جاتا ہے جس میں بیلیوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا اور دعا کے بعد بیلیوں کو لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔(رپورٹ: پیر جمیل احمد طیّبی نقشبندی)

فارسی دعا بمعہ ترجمہ

جو گنجِ کرم، حضرت صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ عموماً نماز اور خصوصاً بعد نمازِ فجر درودِ پاک پڑھنے کے بعد پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی مَلٰئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَ عَلٰی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَ اَرْحَمْنَامَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن ٥ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھِدَتِکَ وَ مُحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلٰی السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ٥

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج، ہمارے سردار، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی تمام اولاد پر، اور تمام انبیاء و مرسلین اور تمام مقرب فرشتوں پر اور نیک بندوں پر اپنی رحمت بھیج اور تمام تابع فرمان بندوں پر اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے، اِن کے ساتھ ہمیں بھی نوازدے۔

اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! اپنے برگزیدہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و جلال کا صدقہ اور اپنے چنے ہوئے حبیب کا صدقہ ہمارے دلوں کو اُن تمام باتوں سے پاک وصاف کردے جو تیرے مشاہدہ اور محبت سے ہمیں دور کرتی ہیں اور اے جلال وعزت والے پروردگار! ہمیں اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما اور مذھب اہلسنت پر ہمارا خاتمہ فرما۔

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول ﷺ	بدردِ محمد ﷺ مرا کن قبول

اے خدائے پاک! ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا شوق عطا فرما۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دردِ محبت کے ساتھ قبول فرمالے۔

شب و روز در عشق حضرت بدار	ہمہ عمر در وصل احمد گزار

دن رات ہمیں حضور ﷺ کے عشق میں مشغول رکھ اور ہمیں تمام عمر آپ کا قرب نصیب فرما

حیاتی مماتی ہمہ وقت ما	عطا کن وصال مرا مصطفےٰ ﷺ

زندگی میں اور مرنے کے بعد ہمیشہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب فرما

نداریم غیر از تو فریاد رس	توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

(اے اللہ) ہم تیرے علاوہ کسی کو (حقیقی) فریادرس نہیں سمجھتے۔ صرف اور صرف تو ہی ہمارے قصور معاف فرمانے والا ہے۔

نگہدار مارا زراہ خطا	خطا در گزارو صوابم نما

خطا کی راہ پر چلنے سے ہماری حفاظت فرما اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر بھلائی کی طرف راہنمائی فرما۔

اے خاصہ ٔ خاصان رسل وقت دعا ہے	امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

اے تمام نبیوں سے برگزیدہ اور جید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! دعا کرنے کا وقت ہے۔ آپکی امت پر عجیب وقت آ گیا ہے۔

زمہجوری بر آمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ﷺ ترحم

آپکی جدائی میں دنیا کی جان پر بنی ہوئی ہے، رحم فرمائیں، اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم پر رحم فرمائیں

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

آپ رحمت حق کا بادل ہیں، ہم لبِ خشک حال خادموں پر نگاہ رحمت فرمایئے۔

ہمہ انبیاء در پناہ تواند	مقیم در بارگاہ تواند

تمام کے تمام نبی آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں

تو مہر منیری ہمہ اختراند	تو سلطان ملکی ہمہ چاکراند

آپ روشن چاند اور تمام انبیاء ستارے ہیں۔ آپ خدا کی خدائی کے شہنشاہ ہیں اور باقی سب آپ کے غلام ہیں۔

وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنِّیْ	عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

یہ قصیدہ غوثیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر ولی میرے (نقش) قدم پر ہے۔ اور میں براہ راست بدرِ کامل نبی یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نقش) قدم پاک پر ہوں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا	ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

(حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) تمام دنیا کو فیض پہنچا رہے ہیں اور نورِ خدا کے مظہر ہیں، ناقص لوگوں کے لیے کامل پیر اور کاملوں کے راہنما ہیں۔

وز برائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی	آنکہ چوں خضر است پیر کامل مرد جلی

اور حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل کے صدقے میں جو حضرت خضر علیہ السلام کی مانند کامل پیر اور بڑے بزرگ ہیں۔

وز برائے حضرت شیر محمد بدر عید	آنکہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں جو عید کا چاند ہیں، کہ جو بھی آپ کو دیکھتا ہے وہ آپ کی محبت بھری نظر سے آپ پر قربان ہو جاتا ہے۔

وز برائے حضرت خواجہ ما سید محمد اسماعیل شاہ	در دو عالم ہست ذات پاک او ما را پناہ

اور حضرت خواجہ سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں ، کہ دونوں جہاں میں اُن کی ذات پاک ہے جو ہم کو پناہ دینے والی ہے۔

نور چشم مصطفےٰ و سید عالی مقام	می نوازو خلق را از لطف خاص و فیضِ عام

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کا نور اور عالی مقام سید ہیں، اور اپنے لطفِ خاص اور فیض عام سے تمام مخلوق کو نواز رہے ہیں۔

ظاہر باطن ہو برائے خدا	چاہیں خدا سے نہ سوائے خدا

ہمارا ظاہر و باطن خدا کے لیے ہو اور ہم خدا کی ذات کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے

دیدہ بینا ہو ہر اک موئے تن	محوِ تجلیٰ رہے روح و بدن

(اُن کے طفیل) ہمارے جسم کا ہر ایک بال دیدہ و بینا بن جائے اور روح و جسم ہمیشہ اُس نور اور تجلیٰ کے دیدار میں مشغول رہے۔

اے مرے مولا مرے والی ولی	کر عطا مجھ کو بہ طفیلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور جو مسلمان بھائی ہیں میرے	ان کو بھی تو اپنے فضل سے رتبہ دے

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَ جَمِيْعَ اُمَّتِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَآ وَحَبِيْبِنَآ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَo

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے نبیوں اور اُس کے رسولوں اور اُس کے عرش کے اٹھانے والوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے صلوٰۃ وسلام ہوں ہمارے سردار، مولا اور شفیع وحبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے تمام صحابہ، ازواج اور آپ کے اہل بیت اور آپکے جمیع خاندان اور آپکی اولاد پر۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! ہم تیری رحمت کے محتاج ہیں۔

شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیبیہ حضرت کرماں والا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے

دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے

میرا دل معمور کر صدق و یقیں کے نور سے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
شیخ کامل بایزید باخدا کے واسطے

ابوالحسن خرقانی ، شیخ بوعلی صاحب کمال
خواجہ یوسف شہ جود و سخا کے واسطے

عبدالخالق غجدوانی عارف و محمود نیز
شیخ علی رامیتنی شاہ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ بابا سماسی حضرت سید امیر
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے

شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
حضرت یعقوب چرخی با صفا کے واسطے

خواجہ احرار دانائے رموزِ معرفت
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے

شیخ درویش محمد اور خواجگی امکنگی
باقی باللہ عارفِ راہ ہدیٰ کے واسطے

شیخ سر ہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم و سعید
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے

خواجہ حنفی ، شیخ زکی اور محمد نیز
خواجہ زمان سلطان الاولیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد قاضی احمد ، شاہ حسین
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے

حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے

یا الٰہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
شیر حق شیر محمد باصفا کے واسطے

قطب عالم شیخ کامل چارۂ بے چارگاں
حضرت اسمٰعیل شاہ غوث الوریٰ کے واسطے

کر عطا سب کو الٰہی دو جہاں کی نعمتیں
شاہ کرماں والے اتقیاء کے واسطے

پیر سیّد محمد علی ، خواجہ سیّد عثمان علی
وارثانِ بحر کرم ، اولیاء کے واسطے

محبتِ رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
میر طیب علی راہنما کے واسطے

کر کرم کردا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم
کر کرم اے کرماں والے تو خدا کے واسطے

Monthly "Majalla Hazrat Karmanwala"

Monthly "MAJALLAH HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL- 144
January-March 2023